ماہنامہ

نوائے صوفیہ

انٹرنیشنل

اسلام آباد

شمارہ نمبر ۷۴ — قیمت پندرہ روپے — جنوری ۲۰۰۲ء

جو سختیٔ منزل کو سامانِ سفر سمجھے
اے وائے تن آسانی! ناپید ہے وہ راہی!
وحشت نہ سمجھ اس کو، اے مردکِ میدانی
کہسار کی خلوت ہے، تعلیمِ خود آگاہی!



آستانہ عالیہ حضرت میر مختار اخیار رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۱۳۱ھ انتیسواں مرشد طریقت سلسلہ صوفیہ نوربخشیہ۔ آپ وقت کے ایک عظیم صوفی اور عالم تھے۔ آپ نے کرگل سے چھوربٹ تک بائیس خانقاہیں اور بے شمار مساجد تعمیر کرائیں۔ جن میں کھپلو کی عظیم الشان [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احیائے تصوف کا علمبردار اور اتحاد بین المسلمین کا نقیب

ماہنامہ نوائے صوفیہ انٹرنیشنل

شمارہ نمبر ۴۷ قیمت پندرہ روپے جنوری ۲۰۰۳ء

بانی: ڈاکٹر غازی محمد نعیم، مدیر اعلیٰ: علامہ محمد بشیر، آرگنائزر: غلام مہدی تصوفی، جی ایچ معروفی، لیاقت علی خان

خط و کتابت کا پتہ: 358-A سیکٹر نمبر G-6/1-1، اسلام آباد پاکستان

اکاؤنٹ نمبر UBL 17738 سیکریٹریٹ برانچ، اسلام آباد

فہرست مضامین

ایڈیٹر اینڈ پبلشر محمد بشیر نے انٹرگرافک پرنٹرز آئی نائن فور اسلام آباد سے چھپوا کر دفتر نوائے صوفیہ 358-A، G-6/1-1 سے شائع کیا

Composed & Designed by : Mujahid Hussain Kawish

تفکر وتذکر

دو دائرے

ابوالعرفان علامہ محمد بشیر

گذشتہ سے پیوستہ

اس عالم کون وفساد میں عام طور پر وہ لوگ ہی قدرے کامران رہتے ہیں جو کسی بھی کام میں لگ جانے سے پہلے اس کام کے ممکنہ منطقی انجام کے بارے میں خوب غور وفکر کرتے ہیں۔ بحرِ فکر میں کافی گہرائی تک غوطہ زن رہنے کے بعد وہ زیرِ نظر کام کے کرنے یا چھوڑنے کا فیصلہ کرتے ہیں۔ کام کے خوش کن نتائج یقینی معلوم ہوں تو وہ اس کام میں لگ جاتے ہیں۔ اگر کام کے تباہ کن نتائج یقینی معلوم ہوں تو وہ اس کام میں لگ جانے سے یکسر کنارہ کش رہتے ہیں۔ اسی نوع کا انداز اپنانے والے اپنے اپنے مقاصد کے حصول میں کامران نظر آتے ہیں، خواہ ان کے مقاصد دنیوی رنگینیوں کے گرد گھوم جاتے ہوں خواہ اخروی سعادتمندی کے اسباب ہوں۔ کائنات میں اہل علم کی خامہ فرسائی والا کام نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ اس کام کی بہت بڑی فضیلت آئی ہے۔ فرمان نبویؐ ہے۔

مِدَادُ الْعُلَمَاءِ خَیْرٌ مِّنْ دِمَاءِ الشُّهَدَاءِ

یعنی علماء کی سیاہی شہیدوں کے خون سے زیادہ بہتر ہے۔

علماء کی سیاہی کو شہیدوں کے لہو پر جو فضیلت اور برتری حاصل ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ شہیدوں کی بے لوث قربانی کے نتیجے میں اسلامی مملکت کی جغرافیائی سرحدیں محفوظ ہوجاتی ہیں۔ جبکہ مملکت کی صرف جغرافیائی سرحدوں کا تحفظ شہادت مومن کی اصل غرض وغایت نہیں ہے بلکہ اصل غرض وغایت مملکت کی معنوی سرحدوں کو معنوی دشمنوں کی معنوی یلغار سے محفوظ رکھنا ہے۔ واضح بات ہے کہ یہ عظیم کام علمائے کرام کے لسانی جہاد کے ساتھ ساتھ قلمی جہاد سے بخوبی انجام پذیر ہوسکتا ہے۔ لہذا علماء کی سیاہی کی مذکورہ فضیلت والی بات ہر مومن مسلمان کے لئے نہایت قابل فہم اور مبنی برحق ہے۔

ایک رنگین خامہ فرسائی:

علمی دنیا میں مختلف موضوعات پر خامہ فرسائی کرنے والوں کی کمی نہیں۔ خامہ فرسائی کرنے والا ہر صاحب علم اپنی پسند کے مطابق مختلف موضوعات پر خامہ فرسائی کرنے سے قبل گہری سوچ میں طویل لمحات گزار دیتا ہے۔ جب اسے سو فیصد یقین ہوجاتا ہے کہ اس کی خامہ فرسائی سے عام لوگوں کو عموماً اور اس کی اپنی برادری والوں کو خصوصاً معنوی استفادہ کا موقع میسر آئے گا۔ چنانچہ اس خوش کن نتیجے پر پہنچ کر وہ اپنی خامہ فرسائی کو تکمیل کے مراحل سے گزار دیتا ہے۔ اس کام کیلئے اخلاص کا وجدان اولین شرط ہے اس لئے وہ ایک وفادار فرد مخلص کی حیثیت سے مخلصانہ کارکردگی کی بنا پر مقبولیت کی بلند چوٹی کو چھولیتا ہے۔ اگر خامہ فرسائی کرنے والا اخلاص کی صفت سے یکسر عاری ہو، وہ بے وفائی کی منہ بولتی تصویر کا مصداق ہو، وہ معنوی نقاب پوش ہو، وہ ظاہری طور پر اپنی برادری کا ایک باعزت علمی شخصیت ہو مگر باطنی طور پر غیروں کا آلۂ کار ہو، اسی نوع کی ایک رنگین خامہ فرسائی نے اہل صوفیہ نوربخشیہ کا معنوی سکون برباد کردیا ہے۔ چودہ غیر مخلص اہل تالیف نے اپنے نقاب پوش استاد محترم کی نگرانی میں ''سیرۃ معصومین'' کے نام سے ایک سوانحی کتاب کو منظر عام پر لایا۔ لطف کی

بات یہ ہے کہ کتاب مذکور کی جلد دوم منظر عام پر لائی گئی ہے۔ جلد اول کا دیدار تاحال کسی کو نصیب نہیں ہوا۔ چونکہ مؤلفین حضرات نے غیر ذمہ دارانہ انداز اپنا کر اہل صوفیہ نوربخشیہ کے معنوی وجود کو داؤ پہ لگا دیا تھا۔ کتاب مذکور کے بہت سے قابل اعتراض مندرجات کی وجہ سے اہل صوفیہ نوربخشیہ کے علاوہ دیگر غیر صوفیہ نوربخشیہ مکاتب فکر والوں کے مذہبی جذبات بھی مجروح ہوتے تھے۔ چنانچہ ہر سمت سے کتاب مذکور پر غیر معمولی اور نہایت شدید ردعمل دیکھنے میں آیا، اخبارات اور رسائل وغیرہ اس کے شاہد ہیں۔

چور مچائے شور:

کتاب مذکور کی جلد اوّل کو چھوڑ کر جلد دوم کی اشاعت کا مقصد مؤلفین حضرات کے ہاں خواہ کچھ بھی ہو، تاہم اس کا مقصد آئمہ معصومین علیہم السلام کے سوانح حیات طیبہ کی آڑ میں اہل صوفیہ نوربخشیہ کو ایک غیر صوفیہ نوربخشیہ کا فارورڈ بلاک بنانا قرین قیاس ہے، یہ مذموم مقصد حاصل نہ کیا جا سکا بلکہ خود کتاب مذکور اپنے منطقی انجام کو رسائی پا گئی۔ اس عبرت ناک انجام کے باوجود غیر مخلص ٹولہ ''چور مچائے شور'' والی مثال کے مصداق بے سود اور گمنام پمفلٹ بازی کا مکروہ مشغلہ اپنانے میں لگا ہوا ہے۔ یہ غیر مخلص ٹولہ خود بوکھلاہٹ کا شکار ہو کر کبھی تو ''حقائق سے پردہ اٹھتا ہے'' کے نام سے چھیانوے صفحات پر مشتمل کتابچہ بانٹتا ہے اور کبھی ''نوربخشیہ لیگل کمیٹی'' کو اپنے مذموم مقاصد کے تحت انتہا پسند تنظیم قرار دینے کی گھٹیا حرکت اور ناکام سعی کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے، یہ بھی چالیس صفحات پر مشتمل ایک گمنام پمفلٹ کی شکل میں ہے۔ ان گمنام پمفلٹ بازیوں میں کتاب مذکور کے قابل اعتراض مندرجات کو درست قرار دینے کے لئے سہارا تلاش کرنے کی کوشش میں یہ غیر مخلص ٹولہ مختلف سوراخوں میں گھستا ہوا سرگرداں نظر آتا ہے۔ ہم پہلے ہی واضح کر چکے ہیں کہ کتاب مذکور کے قابل اعتراض مندرجات ایک غیر صوفیہ نوربخشیہ والوں کے عقائد ہیں۔ صوفیہ نوربخشیہ مکتبہ فکر والوں کے عقائد ہرگز ایسے نہیں ہیں۔ کتاب مذکور بھی ان قابل اعتراض مندرجات کی وجہ سے صوفیہ نوربخشیہ کی ہرگز نہیں ہو سکتی۔ لہذا دوسروں کے عقائد سے چپٹنا اور کتاب کے دوسرے ایڈیشن کا خواب دیکھنا اور دوسرے ایڈیشن میں ان قابل اعتراض مندرجات کو شامل نہ کرنے کا فیصلہ بجائے خود مضحکہ خیز ہے، جیسا کہ ہم نے سابقہ شمارے میں واضح کیا ہے۔ اب غیر مخلص ٹولہ کی طرف سے چھیانوے صفحات پر مشتمل پمفلٹ میں ''جمہور علمائے نوربخشیہ کی قرارداد حمایت'' کے عنوان کے تحت کتاب مذکور کی مکمل حمایت کا اعلان کرنا ''22 جولائی 2002، کو کئے گئے فیصلے کی کھلی تردید اور واضح تنسیخ کے مترادف ہے۔ کتاب مذکور کی مکمل حمایت کرنے والوں کی فہرست میں پہلے نمبر پر الحاج سید سعادت جان میر واعظ کورو کا نام ہے اور 225ویں نمبر پر آخوند محمد بونگری مچلو کا نام ہے۔ اہل صوفیہ نوربخشیہ کے لئے یہ ایک لمحہ فکریہ ہے کہ غیر نوربخشی عقائد کی مکمل حمایت کرنا، جمہوری علمائے نوربخشیہ کا رنگین تاریخی کارنامہ ہے۔ ایمان کا تقاضا ہے کہ غیر صوفیہ نوربخشیہ عقائد کی مکمل حمایت کرنے والوں کو نوربخشی پلیٹ فارم استعمال کرنے کا کوئی حق نہیں ہے، کیونکہ یہ ان کی کھلی نفاق پسندی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

مومن کا مخلصانہ کردار:

اسلامی معاشرے میں مومن کا کردار ہمیشہ کے لئے مخلصانہ ہونا ضروری ہے تاکہ وہ ہمیشہ کیلئے معبود حقیقی کی خالص عبادت گزاری کا مظاہرہ کرتا رہے۔ وہ یہ کوشش کرے کہ کسی بھی وقت اختیاری صورت میں اخلاص کی صفت اس کی ذات سے یکسر جدا نہ ہو بلکہ اخلاص مومن کی صفت ذاتی بن کے رہے، یعنی مومن کے وجود کے ساتھ ساتھ

اخلاص کی صفت بھی رہے۔ رب العالمین نے قرآن کریم میں اس کی تاکید فرمائی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ''ولہ الدین واصباً O (سورہ نحل) یعنی ہمیشہ کیلئے اسی کی خالص دینداری لازم ہے۔ لہذا ہر مومن کیلئے ضروری ہے کہ وہ دین واصب اپناتا رہے۔ تاکہ مومن کامل کا مصداق بن سکے۔ اس کے مخلصانہ کردار میں کسی بھی وقت کوئی فرق اختیاری طور پر نمودار نہ ہونے پائے۔ اکراہ اور اضطراری حالات اس سے مستثنیٰ ہیں۔

مکافاتِ عمل:

''ادارۃ الصفاء جامعہ اسلامیہ صوفیہ امامیہ نوربخشیہ ٹرسٹ رجسٹرڈ کراچی'' کی جانب سے شائع کردہ ایک پمفلٹ کے صفحہ 36 پر یوں مرقوم ہے۔ ملاحظہ فرمائیں کہ،

''پیر طریقت کی اجازت سے کتاب مذکور شائع ہوئی ہے۔ دوسری طرف جب صلح بلغار کی روشنی میں نوربخشی مسائل کا فیصلہ کرنے کے لئے علماء کی کونسل تشکیل پائی تو ضروری تھا کہ مسئلہ کو وہاں پیش کیا جاتا لیکن ایسا کیے بغیر کفر کا فتویٰ لگانے کا مقصد فتنہ و فساد پھیلانے کے علاوہ کچھ نہیں''

''ادارۃ الصفاء'' والوں کو ذرا اپنے گریبان میں جھانکنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ آپ کی باتوں کی کھلی خلاف ورزی کرنے میں آپ کے ہی ہمنواؤں کو سبقت حاصل ہے۔ جب ڈاکٹر محمد نعیم غازی کا تحقیقی مقالہ ''میر سید محمد نوربخش اور مسلک نوربخشیہ'' کے نام سے کتابی شکل میں منظر عام پر لایا گیا۔ اُس وقت انہی لوگوں نے جو سکندر کے حواری بنے ہوئے ہیں، دغا، مکر و حیلہ کی توپیں داغنے کے سارے ریکارڈ توڑ دیئے اس کے باوجود بھی غازی صاحب کے تحقیقی مقالے کی تردید کا مقصد حاصل نہیں کیا جا سکا۔ کیونکہ کتاب ''براہین قاطعہ'' کے نام سے رنگین کتاب کی حیثیت ذاتی کردار کشی، مخالفت برائے مخالفت اور مضحکہ خیز فتویٰ سازی کی منہ بولتی تصویر سے زیادہ کچھ نہیں۔ خوب آگاہ رہے کہ 45 علمائے نوربخشیہ کی طرف سے کتاب ''سیرۂ معصومین'' کے ذمہ داروں کے خلاف جاری کردہ فتویٰ کا ایک مقصد ان کے لئے شدید ترین زجر و توبیخ بھی ہے۔ اس کیلئے لفظ الحاد وغیرہ کا استعمال کیا گیا ہے۔ یہ کھلی حقیقت ہے کہ ''سیرۂ معصومین'' کے بارے میں اہل صوفیہ نوربخشیہ کے علاوہ دیگر مختلف مسالک اسلامیہ کی طرف سے بھی جس غیر معمولی ردِ عمل کا مظاہرہ دیکھنے میں آ نا مکافات عمل ہی ہے۔ قدرت کو ان کا رویہ پسند نہیں آیا، کیونکہ انہوں نے غیر صوفیہ نوربخشیہ کے عقائد کو صوفیہ نوربخشیہ کے عقائد قرار دینے کی انتہائی مذموم سعی کی۔ مذہبی منافرت، فرقہ واریت کو ہوا دینے اور فتنہ و فساد پھیلانے کا واحد سبب نوربخشی پردے میں رہ کر ایک غیر نوربخشی کتاب ''سیرۂ معصومین'' کو شائع کرنا ہی ہے۔ ملت کے اتحاد میں رخنہ اندازی اور دیگر خرابیوں کی تمام تر ذمہ داری ''سیرۂ معصومین'' کے مؤلفین پر عائد ہوتی ہے۔ کتاب مذکور پر چونکہ پابندی لگ چکی ہے اس کے باوجود غیر مخلص ٹولہ کتاب کے قابل اعتراض مندرجات کو درست اور مبنی برحق ثابت کرنے کے لئے بے سود ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے۔ حالانکہ یہ کام ان حضرات کو زیب دیتا ہے، جن کے یہی عقائد ہیں جبکہ یہ کام اہل صوفیہ نوربخشیہ کا سرے سے ہی نہیں ہے۔

قارئین کرام! کیا علمائے نوربخشیہ ہونے کے دعویدار دو سو پچیس 225 حمایت کنندگان کے معنوی وجود پر سوالیہ نشان نہیں لگے گا؟ اہل صوفیہ نوربخشیہ کے ارباب بست و کشاد پہ یہ بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ایک حد تک گمنام پمفلٹ بازی کرنے والوں کو لگام دیں اور مردہ پرندے کی لاش کو محو پرواز قرار دینے والوں کو ہوشمندی کا درس دیں، ورنہ ''الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے'' والی مثال کے مطابق گمنام پمفلٹ بازی کرنے والے حضرات ہمارے صوفیانہ اسلامی معاشرے کے امن اور چین کو گھمبیر مسائل سے دوچار کر دیں گے۔

❁ ❁ ❁

فقہ

مجموعۂ شریعت محمدیہ

ابوالعرفان علامہ محمد بشیر

اما مبطلات الصلوة فمنها نواقص الطهارتين كلها وان كان سهواً اوتعمداً والالتفات الى ما وراء ه والنطق بحرف مفهوم اوحرفين فصاعداً ان فهم وان لم يفهم ممالیس من القرآن اوالادعية والفعل الكثير الخارج من افعال الصلوة كثلاث خطوات اوضربات اوحركات متواليات والوثبة الفاحشة ولو كانت واحدة

ترجمہ: نماز کو باطل کرنے والی چیزیں۔

۱: وضو اور غسل کو باطل کرنے والی تمام کی تمام چیزیں خواہ بھول چوک سے ہوں یا جان بوجھ کر ہوں۔

۲: اپنے پیچھے کی طرف مڑ کر دیکھنا۔

۳: ایک بامعنی حرف سے بات کرنا یا دو حرفوں اور دو حرفوں سے زائد بامعنی حرفوں سے بات کرنا خواہ وہ بات سمجھی جاتی ہو یا نہ ہو نیز قرآن اور دعاؤں میں سے نہ ہو۔

۴: ایسی زیادہ کارکردگی جو نماز کے افعال سے بیرون ہو مثلاً تین بار قدم اٹھانا، یا تین ضربیں لگانا یا لگاتار تین بار حرکتیں کرنا۔

۵: بری طرح کود پڑنا اگرچہ ایک دفعہ ہی کیوں نہ ہو۔

☆: وضاحت:

مذکورہ عبادتوں میں نماز کو یکسر رفو چکر کردینے والی چیزوں کی یوں نشاندہی کی گئی ہے۔

۱: جملہ موجبات وضو۔

۲: جملہ موجبات غسل۔

۳: خوب مڑ جانا۔

۴: بول پڑنا۔

۵: اجنبی کام کرنا۔

۶: اچھل کود۔

☆: تفصیلی وضاحت:

۱: جملہ موجبات وضو۔

جملہ موجبات وضو مبطلات نماز میں شامل ہیں، گویا وضو کو کالعدم بنانے والی چیزیں خواہ بھول چوک کی صورت میں وجود پذیر ہوں خواہ جان بوجھ کر نماز گزار ان کو وجود پذیر کردے، دونوں صورتوں میں نماز عدم سے ہمکنار ہوجاتی ہے۔ نماز گزار کے حق میں دوبارہ وضو کا مرحلہ طے کر کے نماز کی دوبارہ بجا آوری واجب قرار پاتی ہے۔ موجبات وضو کا بیان گذر چکا ہے، یعنی پیشاب، پاخانہ، ہوا، ودی اور عقل کا زائل ہونا۔ ان پانچ چیزوں سے جس طرح سے وضو کا خاتمہ ہوجاتا ہے اسی طرح سے دوران نماز ان چیزوں کے وجود پذیر ہونے سے نماز کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔ وجود پذیر سے مراد اس مقام پر ظہور پذیر ہونا ہے۔ یعنی دونوں حالتوں سے باہر نکل پڑنا ہے۔ کیونکہ ان چیزوں کا اندرون بدن، نفس وجود نہ وضو کے منافی ہے اور نہ ہی نماز کے منافی۔

۲: جملہ موجبات غسل:

جملہ موجبات غسل بھی مبطلات نماز میں شامل ہیں۔ گویا غسل کو عدم سے ہمکنار کرنے والی چیزیں دوران نماز ظہور پذیر ہونے پر زیر تکمیل نماز یکدم رفو چکر ہو جاتی ہے۔ موجبات غسل کا بیان بھی گذر چکا ہے یعنی جنابت، حیض، نفاس، استحاضہ اور مردے کا دھونا، یہاں پر جملہ موجبات غسل سے مراد اکثر موجبات غسل ہے۔ کیونکہ میت کا دھونا دوران نماز تحقق ہونا ایک مضحکہ خیز امر مفروضہ کے سوا کچھ نہیں۔ ہاں باقی چار اسباب کا تحقق دورانِ نماز ممکن ہے۔ ان ممکنہ اسباب کے ظہور پذیر ہونے سے نماز کالعدم قرار پاتی ہے۔

۳: خوب مڑجانا:

خوب مڑ جانا سے مراد نماز گزار کا دورانِ نماز بالکل پیچھے کی طرف مڑ جانا ہے۔ اگر نماز گزار اپنی دائیں طرف کو یا بائیں طرف کو دورانِ نماز مڑ جائے تو اس سے بھی نماز شرعاً کالعدم قرار پاتی ہے۔ نماز گزار کے حق میں دورانِ نماز جملہ واجبات اور آداب کا لحاظ رکھنا ضروری اور واجب قرار دیے گئے ہیں۔

۴: بول پڑنا:

بول پڑنا بھی مبطلاتِ نماز میں گنا گیا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ نماز گزار فرد دورانِ نماز قابل فہم کوئی ایک حرف، دو حروف یا دو سے زیادہ حروف کے ساتھ بول پڑے اور اس کی یہ بولی قرآن کی آیتوں یا ماثور دعائیہ کلمات میں سے نہ ہو بلکہ یونہی کوئی اجنبی سی بات ہو اس سے بھی نماز کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ معلوم ہوا کہ دوران نماز قرآنی آیات اور دعائے ماثورہ میں سے کوئی لفظ نماز گزار کی زبان سے نکل جائے تو یہ نماز کے منافی نہیں۔

۵: اجنبی کام کرنا:

اجنبی کام کرنا بھی مبطلات نماز میں شمار کیا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نماز گزار سے دوران نماز کوئی ایسا فعل سرزد ہو جائے جو نماز کے واجبات، مسنونات اور آداب میں شامل نہ ہو بلکہ وہ فعل افعال نماز سے بیرون ہو اور کثرت سے سرزد ہو تو اس قسم کے فعل کثیر سے بھی نماز شرعاً رفو چکر ہو جاتی ہے۔ مثلاً وہ دوران نماز تین بار قدم بڑھائے، تین ضربیں لگائے خواہ ہاتھوں سے ہو، خواہ پیروں سے، پے درپے تین حرکتیں کر بیٹھے مثلاً ہاتھوں کو تین بار لہرائے اور پیروں کو تین بار مختلف سمت کو ہلائے اور تین بار جھوم جھوم کر رقص کا منظر پیش کرے۔ یہ بیرون از نماز افعال ہیں جو صحتِ نماز کے یکسر منافی ہیں۔

۶: اچھل کود:

اچھل کود کو بھی مبطلات نماز میں شمار کیا گیا ہے۔ اچھل کود سے مراد نہایت اوپرے انداز میں اچھل کود اپنانا ہے۔ بری طرح سے اچھل کود کی یہ صورت صحتِ نماز کے یکسر منافی ہے۔ یہ اچھل کود خواہ ایک ہی دفعہ کیوں نہ ہو نماز کالعدم قرار پاتی ہے۔ اس کے نتیجے میں نماز گزار پر واجب ہے کہ وہ ازسر نو نیت کرکے اپنی نماز کو درست انداز میں ادا کرے۔

نعت

پرتوِ نورِ محمدؐ سے ہے ہر نور کی ابتداء
عشق محمدؐ میں ہے ہر مرض کی دوا
لے چل زندگی میں اک بار مدینہ اے خدا
چوم لوں میں ان کے خاکِ نقشِ پا
کس قدر پُر کیف ہوگی مدینے کی فضا
مجھے خواب میں دکھا یاربّ! روضۂ مصطفیٰ
میں ہوں عاصی، گناہوں میں ڈوبا ہوا
بخشش کی امید تجھ ہی سے ہے، اے حبیب خدا

محمود علی بلتستانی

سیر و سلوک

عصرِ حاضر میں ذکر کی جامع تحریک

مجاہد حسین کاوش

گذشتہ سے پیوستہ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا ﷺ نے اعتکاف کرنے والے کے حق میں فرمایا کہ وہ گناہوں سے بند رہتا ہے۔ نیکیاں کرنے والے کی طرح اس کی نیکیاں جاری کی جاتی ہیں۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۴۵۵)

فرید المشائخ حضرت عثمان مغربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اَلاعتکافُ حِفظُ الجَوارِحِ تَحتَ الاَوامِرِ

اعتکاف کی حقیقت یہ ہے کہ وہ اوامر کے تحت اپنے اعضاء کی نگہداشت کرنا۔ (تذکرۃ الاولیاء ص ۴۲۹)

اعتکاف کے اصناف میں چالیس دن (اربعین، چلہ) کے اعتکاف کو خصوصی اہمیت حاصل ہے، کیونکہ رسول اقدس ﷺ نے فرمایا ہے۔

''جو کوئی چالیس صبحوں تک اللہ کی طرف خلوصِ دل سے متوجہ رہے تو حکمت کے چشمے اس کے دل سے پھوٹ کر اس کی زبان پر آتے ہیں۔ اعتکاف انبیاء و مرسلین کی سنت رہا ہے۔ سورۂ بقرہ میں حضرت موسیٰ علی نبینا علیہ السلام کی چالیس دن کے اعتکاف کا ذکر ہوا ہے۔ خود ہمارے پیارے نبی ﷺ بھی غارِ حرا میں خلوت نشین رہے۔ اور اسی دوران آپ پر پہلی وحی نازل ہوئی۔

آیہ فاذکرونی اذکرکم (تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا) میں اذکرکم کی جس ثمرۂ گراںبہار کی مژدۂ انمول سنائی گئی ہے اس کا حصول ایک نتیجہ خیز ذکر کے ذریعے ہی ممکن بنایا جاسکتا تھا اور جو استغراق، یکسوئی سے پُر یادِ الٰہی اعتکاف نشینی میں فراہم ہو رہی ہے کسی اور عبادت سے میسر نہیں۔ انہی عنایات و برکات اعتکاف کی بنا پر انبیاء و اولیاء کرام نے اعتکاف نشینی کی راہ کو اپنایا تاکہ ذکرِ الٰہی اپنے متقاضی ہیئت میں کی جاسکے اور اس کے رحمانی ثمرہ سے بہرہ ور بھی ہو سکے۔

صوفیائے کرام نے خلوت نشینی اور تنہائی کو محض اپنے دین کی حفاظت، نفس کے حالات معلوم کرنے اور خلوص کے ساتھ عبادت کرنے کے لئے اختیار کیا۔ انہی برکات کے پیشِ نظر خلوت نشینی (اعتکاف) بزرگانِ سلسلۂ عالیہ نوربخشیہ کا طرۂ امتیاز رہا ہے۔ اس سلسلے میں ابوالمکارم رکن الدین حضرت علاؤالدولہ سمنانی رحمۃ اللہ علیہ مردِ میدان رہا ہے۔ آپ حضرت عبدالرحمن اسفرائنی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہونے سے پہلے خانقاہِ سکاکیہ میں سولہ برس میں ایک سو چالیس چلّے (چالیس دن کی اعتکاف) کر چکے تھے۔ منقول ہے کہ اپنی باقی ماندہ زندگی میں ایک سو تیس چلّے اور کئے۔

(نفحات الانس ص ۶۷۸)

عبادات اور ریاضات میں اخلاصِ نیت اور خلوصِ دل کو انتہائی اہم سمجھا جاتا ہے۔ بلکہ بزرگانِ دین نے اسے اصل اساس اور شرطِ اوّل قرار دیا ہے۔ اصنافِ ذکر میں اعتکاف کی معنوی فوقیت کے طور نظر نیت کی پاکیزگی اور بلند مقاصد کے ارادہ کی پابندی موجب اثر پذیر ہیں۔

حضرت عمار یاسر علیہ الرحمۃ نے اپنے مرید باصفا نجم الدین کبریٰ سے فرمایا۔

(اے نجم الدین) تیری خلوت (اعتکاف) اس وقت تک کامیاب نہیں جب تک تیری نیت صاف نہ ہو۔ (فواتح الجمال)

حضرت شیخ ابوعثمان سعید بن سلام مغربی رحمۃ اللہ علیہ آپ ابتدائی دور میں تیس سال صحراؤں میں گوشہ نشین رہے حتیٰ کہ کثرت عبادات کے باعث جسم کا گوشت تک گل گیا تھا، اور آنکھوں میں حلقے پڑ جانے کی وجہ سے انتہائی بھیانک شکل ہو گئی تھی۔ اسی دوران الہام ہوا کہ مخلوق سے ربط و ضبط قائم کرو۔ اسی مرد کامل نے فرمایا ہے۔

"جو شخص خلوت اختیار کرنا چاہے اس کے لئے ضروری ہے کہ یادِ الٰہی کے لئے ہر شئی کی یاد کو اپنے قلب سے خارج کر دے اور رضائے الٰہی کا طالب ہو کر خواہشات نفسانی کو ترک کر دے اور جو ان چیزوں پر کاربند نہیں ہو سکتا اس کے لئے خلوت معصیت بن جاتی ہے"۔

(تذکرۃ الاولیاء ص ۳۲۸)

قطب الاقطاب حضرت سید علی ہمدانی علیہ الرحمۃ کا ارشاد گرامی ہے۔

اگر تو عاشق (عاشق الٰہی) ہے تو خلوت (اعتکاف) نشینی اختیار کر۔

نیز آپ نے فرمایا۔ اگر خدا کی ذات سے آشنائی چاہتے ہو تو لوگوں سے جدا رہو۔ (منہاج العارفین)

حضرت ذوالنون مصری علیہ الرحمۃ کا قول ہے۔

"میں نے خلوت (اعتکاف) سے زیادہ اخلاص پیدا کرنے والی کوئی چیز نہیں دیکھی۔ لہٰذا میں نے خلوت (اعتکاف) کو اختیار کیا۔ جس نے اخلاص کے اس ستون کو تھام لیا تو گویا اس نے صدق و حقیقت کے ایک جزء رکن کو حاصل کر لیا۔

شیخ یحییٰ ابن معاذ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

"خلوت نشینی (معتکف ہونا) صدیقین کا دلی مقصد ہے۔ کچھ لوگ ایسے ہیں جن کا باطن خلوت (اعتکاف) نشینی کو پسند کرتا ہے۔ اور ان کے نفس کی کشش اسی طرف ہوتی ہے۔ "یہ ان کی روحانیت کا مکمل ترین ثبوت ہے۔ (عوارف المعارف ص ۲۳۲)

اعتکاف ہی وہ ذکر خاص ہے۔ بلکہ "جامع تحریک" ہے۔ جس کے انعقاد کے ذریعے حضرت شاہ قاسم فیض بخش رحمۃ اللہ علیہ نے برات میں سلسلہ عالیہ نوربخشیہ کو عروج و دوام بخشا تھا۔

(تحفۃ الاحباب، تحفۂ کشمیر ص ۱۵۷)

آپ کے مرید باصفا امیر شمس الدین محمد عراقی قدس سرہ کا پہلی مرتبہ ورودِ مسعود کشمیر میں ہوا۔ جب آپ نے اپنے مشن کا پہلا اعتکاف منعقد کرنے کا اعلان کیا، مریدین پر خوشی کی جو کیفیت طاری تھی۔ اور اس ذکر خاص کے لئے ان کے شوق کا جو دید کا عالم تھا اسے مصنف مولانا محمد علی کشمیری اپنی الفاظ میں یوں لکھتے ہیں۔

"محبین، مخلصین، معتقدین اور تمام مریدین نے شوق کی آنکھ اور اشتیاق کی چشم سے منتظر رہے۔ جب انہیں آنحضرت کی زبان مبارک سے یہ بشارت سننے کو ملی تو انہیں کمال محبت، نہایت خوشی اور مسرت حاصل ہوئی، جیسے انہیں غم سے آزادی ملی ہو، گویا ان کے مشتاق جانوں کو عالمِ قدس سے یہ بشارت ملی ہو اور پاک خوشبو آ رہی ہو۔" حدیث قدسی ہے۔

ابرار میرے شوق اور لقاء کے لئے شوقین ہیں، میں (خداوند متعال) بھی ان کا شدید شوقین ہوں۔ باصفاؤں کے باغوں پر بکھر رہی ہو۔

(تحفۃ الاحباب ص ۳۲۹)

آنحضرت علیہ الرحمۃ جب کشمیر سے تشریف لے جا رہے تھے تو اس موقع پر اپنے خلیفہ اور معتقدین کو جو وصیت کیں ان میں سے ایک یہ تھا کہ موسم سرما میں اعتکاف کے لئے ضرور بیٹھیں۔ ریاضات و مجاہدات کے قواعد جن کی تعلیم تمہیں دی گئی ہے، بجا لاتے رہو تا کہ طریقہ سلسلہ ہمدانیہ اور مراسم سلوک نوربخشیہ یہاں کے ملکوں میں قائم و دائم رہے۔

(تحفۃ الاحباب ص ۳۳۲، ۳۳۵)

اعتکاف کے فوائد:

فقہ الاحوط باب الاعتکاف میں امام العالم غوث الاعظم حضرت سید محمد نوربخش قدس اللہ سرہ نے اعتکاف کے تین شرائط، گیارہ ارکان اور دیگر ذیلی ہدایات بیان فرمائے ہیں۔ جن میں سے چندے ہدایات مناسبت موضوع کے تحت ذکر ہوں گی۔

باب الاعتکاف میں آیا ہے کہ لوگوں سے ہمیشہ الگ تھلگ رہنا۔

لوگوں کے ساتھ ہمیشہ خاموشی اختیار کرنا اور کم کھانا، کم سونا اور اعتکاف کے لوازمات میں سے ہیں۔

حضرت نجم الدین کبریٰ علیہ الرحمۃ نے اپنی تصنیف میں ان لوازمات پر کھلی روشنی ڈالی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

لوگوں سے ہمیشہ الگ تھلگ رہنے کے فائدے یہ ہیں۔

شہوت کی نظر سے محفوظ رہے گا۔ قدم حرام کاموں کی طرف جانے سے بچے رہے گا۔ ہاتھ ناجائز فعل میں پڑنے اور کرنے سے محفوظ رہے گا۔ کان حرام باتوں کو سننے سے لاتعلق رہے گا۔ انسانی نفس جو کتے کی شکل کی مثل ہے، اسے قید میں کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح خلوت سے حواسِ ظاہر پر پابندی لگنے پر حواسِ باطن جو کہ غیبی دروازے ہوتے ہیں وہ کھل جائیں گے۔ خلوت کا فائدہ یہ بھی ہے کہ معتکف مخلوق کی اذیت رسانی سے دور رہے گا۔ خلوت والا روحوں سے تشبیہ اختیار کرے گا۔ جنہیں انسان دیکھ نہیں سکتے۔

(السائر الحائر الواجد الی الساتر الواحد الماجد ص ۲۵)

لوگوں کے ساتھ ہمیشہ خاموشی اختیار کرنے کے فوائد درج ذیل ہیں

اول یہ کہ جب زبان ظاہر خاموش ہوگی تو زبان دل بولنا شروع ہو جائے گی۔ خاموشی سے قیامت کے دن حساب سے نجات ہوگی۔

خاموش طبیعت کا آدمی حضرت زکریا اور حضرت مریم سلام اللہ علیہما سے مشابہت اختیار کرے گی۔ ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ گفتگو سے خاموشی کی بدولت دل وزبان کو اللہ کے ذکر میں دوام حاصل ہوگا۔

(السائر الحائر الواجد الی الساتر الواحد الماجد ص ۲۳،۲۴)

ابوسلیمانؒ فرماتے ہیں کہ کلام کی بہ نسبت معرفت الٰہی سکوت (خاموشی) سے زیادہ قریب ہے۔ (احیاء علوم الدین ص ۱۶۶)

ترک خواب بھی اعتکاف نشین کے لازمی ہے۔

ترک خواب سے فائدہ یہ ہوگا کہ اعتکاف رکھنے والا اخلاق ملائکہ وخداوند سے مشابہت اختیار کرے گا، جیسا کہ فرمایا ہے۔

لا تأخذہ سنۃ و لا نوم اس کو نہ کوئی اونگھ ہے نہ کوئی نیند۔

بیدار رہنا محبان کی علامات میں سے ہیں کہ کوئی کسی کو بے انتہا چاہتا ہو تو اسے اس کی یاد میں نیند نہیں آتی۔

ایک فائدہ یہ ہے کہ معتکف ہمیشہ اور بہت زیادہ ذکر میں مصروف ہوگا۔ اگر کم سوئے گا تو اس تعریف کے مصداق ٹھہرے گا۔

''وہ لوگ رات کو کم سوتے تھے۔ اور صبح کے وقتوں میں معافی مانگتے ہیں۔ (الذریات ۱۸،۱۷)

اعتکاف میں کم کھانے اور پینے میں بھی فوائد بے شمار ہیں۔

اس سے حکمِ تعالیٰ پر عمل ہوگا۔ کہ کھاؤ پیو اور اسراف مت کرو۔ (الاعراف) اس سے عبادالرحمٰن کی جماعت میں شمولیت ہوگی۔ کہ عبادالرحمٰن جب خرچ کرتے ہیں تو اسراف نہیں کرتے۔

ایک فائدہ یہ ہوگا کہ چوپایوں کے زمرے میں داخل نہ ہوگا۔ اگر زیادہ کھایا تو تیرا سگِ نفس قوی ہوگا اور وہ تجھ پر حاوی ہوگا۔

اسی بارے میں حضور اقدس ﷺ کا ارشاد گرامی بھی ہے۔

جس کا کھانا کم ہو اس کا پینا کم ہو جاتا ہے۔ جس کا پینا کم ہو جائے اس کی نیند میں بھی کمی آجاتی ہے اور جس کی نیند میں کمی آجائے تو اسکی

صورت میں وہ (تائبین) توبہ کرنے والوں کی فہرست میں لکھا جاتا ہے۔

الغرض:

اعتکاف نشینی کے فوائد وبرکات سے چشم پوشی کسی بھی طرح ممکن نہیں یہ نا صرف اولیاء اللہ بلکہ انبیاء کرام کا بھی محبوب شغف رہا ہے ۔بزرگان سلسلۂ عالیہ نوربخشیہ نے چہاردانگ عالم میں اس عظیم سنت کی تشہیر فرمانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ سلف صالحین کے ہی پیروی کرتے ہوئے سیدی مرشدی حضرت الحاج فقیر محمد ابراہیم دامت برکاتہم نے بھی سنتِ انبیاء واولیاء کی تشہیر وترویج اور عام انسانوں کو اس کے فیوض وبرکات سے مستفید ومستفیض کرانے کا تہیہ کر رکھا ہے۔ اس سلسلے میں آپ کی محنت شاقہ تاریخ تصوف کے ایک سنہرا دور کا درجہ رکھتی ہے۔ اگر آج سلسلۂ عالیہ نوربخشیہ میں اعتکاف وریاضت کی جو رمق جاں باقی ہے، وہ دعائے بزرگان دین اور سیدی مرشدی کے سعی ولگن کا ہی نتیجہ ہے۔ اس صلہ میں اللہ تعالیٰ انہیں اجرِ جزیل وعمر طویل عطا فرمائے اور اصلاح انسانیت کا یہ نیک مشن قرطاسِ جہاں پر نقش ومزین ہو۔

اے اللہ! تو بے نیاز وبیکراں ہے، تیری سلطنت لامحدود وبے کنار ہے۔ تیرے خزانوں کا کوئی افق نہیں، تیری نعمتوں کا کوئی شمار نہیں۔ تو اپنی رحمت کا بے پایاں سایہ اہل شمال واہل کشمیر پر قائم ودائم فرما۔ ان کے دلوں پر طمانیت دائمی نازل فرما کہ وہ تیرے اور تیرے رسول کے ثناخواں بندے ہیں۔ اگر بلتستان کے ہرے بھرے مرغزاروں بلند وبالا پربتوں، اٹھکھیلیاں کرتے ہوئے دریاؤں اور برفیلے چشموں کے اردگرد طیور تیرے ثناخواں ہوتے ہیں تو دوسری طرف بلتستان کے سینکڑوں مساجد وخانقاہوں میں تیری معرفت کی جستجو میں عاکفین وذاکرین کی جماعتیں ذکر واذکار کی رُوح پرور محفلیں بپا کرتے ہیں۔ اوراد فتحیہ وعصریہ کی مناجات میں تیری لقاء ورضا کے اشتیاق سنائی دیتے ہیں۔ ذکر واذکار اور تسبیحوں میں تیرے ہی نام کا ورد کئے جا رہا ہے۔ نوافلات، ریاضات میں تیرے ہی قرب کی تمنا کئے جا رہے ہیں۔ یقیناً ملاءِ اعلیٰ کے ملکوتی حسن کو اس سماں سے چار چاند لگ جاتے ہوں گے۔

الٰہا العالمین! تو کہساروں کے سرچشمۂ عبادات وریاضات خانقاہ ومساجد کو آباد رکھ۔

الٰہا العالمین! تو اپنے ان حق کے جویاؤں کو رموزِ جہانبانی وفتوح کامرانی دوجہاں عطا فرما۔

الٰہا العالمین! اپنے رسول پاکؐ کے طفیل وطنِ عزیز کے سرحدوں کی حفاظت فرما۔

الٰہا العالمین! آئمہ وصحابہ کرامؓ کے طفیل افواج پاکستان کی رگوں میں قوتِ حیدری پیدا فرما۔

الٰہا العالمین! عاکفین وذاکرین کی آہ وفریاد کے طفیل کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کو غاصب انڈیا کی ستم کاریوں سے خلاصی عطا فرما۔ اور جس نعمت کے یہ مظلوم قوم تمنا کر رہے ہیں وہ مراد پوری فرما۔

الٰہا العالمین! اعتکاف کی رحمتوں اور برکتوں کے طفیل ہمارے نظریات واعمال کی اصلاح فرما ہمارے قلوب کو اپنی معرفت کے نور سے منور فرما۔

نَسْئَلُكَ بِنُورِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ اَنْ تُحْيِيَ قُلُوْبَنَا
وَاَجْسَامَنَا بِنُوْرِ مَعْرِفَتِكَ يَااللّٰه۰
وصلى الله تعالىٰ على خير خلقه ونور عرشه
سيدنا محمد وآله واصحابه اجمعين
سلم كثيراً كثيراً والسلام على من اتبع الهدى

ملتمس

ہمدانیات

اسلامی ثقافت کی ترویج میں سید علی ہمدانی کا کردار

ڈاکٹر رضا مصطفوی سبزواری

{{{زیر نظر مقالہ جناب ڈاکٹر رضا مصطفوی سبزواری کلچر قونصلر خانہ فرہنگ اسلامی جمہوری ایران نے شاہ ہمدان انٹرنیشنل کانفرنس میں ''ایران اور اسلام کی ثقافت کو برصغیر پاک و ہند منتقل کرنے میں سید علی ہمدانی کا کردار اور ظلم کے خلاف قیام'' کے عنوان سے پیش کیا تھا جسے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہے ہیں}}}

عیب است بزرگ برکشیدن خود را
وز جملہ خلق برگزیدن خود را
از مردمک دیدہ بباید آموخت
دیدنی ہمہ کس را وندیدن خود را

میر سید علی ہمدانی بارہ رجب ۷۱۴ھ بروز پیر (ایران کے شہر) ہمدان میں پیدا ہوئے۔ آپ ۷۳۴ھ تا ۷۵۳ھ اسلامی ممالک اور گرد و نواح کی سیر و سیاحت میں مشغول رہے۔ پھر آپ واپس ہمدان لوٹ آئے اور تبلیغی امور کی انجام دہی میں مصروف ہو گئے۔ ۷۶۰ھ میں ختلان (جسکا موجودہ نام کولاب ہے) شہر کی طرف ہجرت کی اور ساتھ ہی اپنے دو با اعتماد دوستوں کو اسلام کی تبلیغ کے لیے کشمیر روانہ کیا۔ ۷۷۳ھ میں ماوراء النہر میں امیر تیمور سے ملاقات کی اور اسے ہدایت و نصیحت کے ذریعے خونریزی سے باز آنے کی تلقین کی۔ امیر تیمور نے سید کو قتل کی دھمکی دی۔ جس کے نتیجے میں ۷۷۴ھ میں سید علی ہمدانی نے سادات کے ایک گروہ سمیت کشمیر کی طرف ہجرت کی۔ آپ کی تاریخ وفات چھ ذوالحجہ ۷۸۶ھ بروز بدھ بتلائی گئی ہے۔ آپ کے مریدان ارادتمند آپ کا جسد خاکی ختلان (تاجکستان) لے گئے۔

سید علی کو برصغیر اور ختلان میں ایران اور اسلام کی ثقافت اور فارسی زبان و ادب کے بانیوں میں سب سے قد آور اور موثر شخصیت قرار دیا جانا چاہئے۔ آپ نے کشمیر اور ختلان میں مدارس اور خانقاہوں کی تعمیر کے ذریعے ایرانی ثقافت کو پورے علاقے میں رائج کر دیا۔ خانقاہ معلی یا مسجد شاہ ہمدان اور سید علی کی تعلیم و تدریس کی جگہ اپنے مخصوص طرز تعمیر کے ساتھ ابھی تک سری نگر کشمیر اور دریائے جہلم کے کنارے باقی ہے۔

پہلے ختلان اور پھر کشمیر میں لائبریری بنائی اور اپنی تمام کتابیں وہاں منتقل کر دیں اور یہ جو تحریر کیا گیا ہے کہ: ''سلطان قطب الدین جو بذات خود شاعر بھی تھا اور فارسی زبان و ادب کا دلدادہ اور ایک بڑے تعلیمی ادارے کا بانی بھی، نے کشمیر میں آپ کی لائبریری کا دورہ کیا اور دونوں مقامات پر ایک مخصوص لائبریرین بنام سید محمد قاضی کو متعین کیا اور اسی طرح سید کی وفات کے بعد ملا احمد نامی فرد نے کتابخانے کے امور سنبھالے'' سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ سید علیؑ کے کتابخانے میں موضوعات اور تعداد کے اعتبار سے گرانقدر کتابیں موجود تھیں جنھوں نے سلطان کی توجہ اپنی جانب مبذول کروائی اور یہی کتابیں ایران اور اسلام کی ثقافت کو منتقل کرنے میں نہایت موثر ثابت ہوئیں۔

کشمیر کے سلاطین وقت یعنی سلطان شہاب الدین، ۷۵۵ھ تا ۷۷۵ھ

اور اس کا بھائی سلطان قطب الدین (۷۷۹ء۔ ۷۹۶ء) اس گراں مایہ ایرانی شخصیت کا خصوصی احترام کرتے تھے اور چونکہ "عوام اپنے حکمرانوں کے دین کے پیروکار ہوتے ہیں" لہذا عوام الناس بھی سید علی کو نہایت قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور چونکہ سید علی ایک ایرانی کی حیثیت سے مشہور تھے لہذا لوگ ایرانی تہذیب و ثقافت کو بھی قدر کی نگاہوں سے دیکھنے لگے۔

سلاطین کشمیر کے دلوں میں سید علی کا مقام و مرتبہ باعث بنا کہ آپ انہیں عمل کر رشد و ہدایت کر سکیں اور وہ بھی آپ کی پند و نصائح کو قبول کریں۔ اس طرح ایرانی ثقافت ایران سے باہر دور دراز علاقوں تک پھیل گئی۔ قدیم مورخین نے اسے باقاعدہ "حکمت عملی" قرار دیا ہے۔ آپؒ نے اپنی مشہور ترین کتاب "ذخیرۃ الملوک" میں حکومت اور حکمرانی کی دس شرائط تحریر کی ہیں۔ آپ کی یہ کتاب مدتوں تک برصغیر خصوصاً کشمیر میں درسی کتاب کے طور پر پڑھائی جاتی رہی ہے۔

آپ حکومت اور حکمرانی کے بارے میں فرماتے ہیں۔

"پہلی شرط یہ ہے کہ جب کوئی واقعہ رونما ہو، بادشاہ اور حاکم خود کو اس واقعہ میں رعایا کی مانند اور کسی دوسرے کو خود پر حکمران تصور کرے اور پھر دیکھے کہ جس حکم کو اپنے لئے بطور رعایا جائز نہیں سمجھتا اسے بطور حکمران بھی رعایا کے لئے روا نہ سمجھے"۔ اور چوتھی شرط میں یوں رقم طراز ہیں:

(حکمران) وہ جو حکم دیتے ہوئے اچھا انداز اپنائے اور بلاوجہ لہجے میں سختی پیدا نہ کرے اور (لوگوں کی) بحث و تکرار سے رنجیدہ خاطر نہ ہو اور غربا و مسکین سے بات کرتے ہوئے شرمندگی محسوس نہ کرے"۔

نویں شرط میں حکمرانوں کو سفارشات پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں:

(حاکم) نائبین کی خیانت اور عمال کے ظلم و ستم سے غافل نہ رہے کسی بد صفت فرد کو مظلوم رعایا پر مسلط نہ کرے اور اگر عمال میں سے کوئی ایک ظلم و خیانت کا مرتکب ہو تو اس کا سخت مواخذہ کرے تاکہ دوسروں کے لئے باعث عبرت ٹھہرے، اور حکومت میں کمی سستی اور لاپرواہی کا مظاہرہ نہ کرے۔

سید علی ہمدانی اپنی دیگر کتابوں اور رسالوں میں کہ جن کی مجموعی تعداد ایک سو دس بتائی گئی ہے جگہ جگہ ایرانی ثقافت خصوصاً مسلمان ایرانی معاشرے کے اخلاقی، تربیتی اور بنیادی انسانی پہلوؤں کے مبلغ نظر آتے ہیں۔

اپنی سادہ و سلیس نثری کتاب "فتوحات نامہ" میں لکھتے ہیں:

"پیارے بھائی! اچھے اخلاق اور پسندیدہ خصائل سے خود کو مزین کرو تاکہ بوڑھوں کو احترام، جوانوں کو نصیحت، بچوں کو شفقت، کمزوروں کو رحمت، درویشوں کو بذل و سخاوت، علماء کو عزت و تکریم، ظالموں کو سزا، فاجروں کو توہین، عوام کو نیکی و مروت، حق کو مدد و نصرت، نفس کو جنگ و مقاومت اور لوگوں کو صلح و آشتی..... نصیب ہو، نیز لوگوں کی جفا پر تحمل، مصائب و مشکلات کے وقت صبر اور امید کی حالت میں شاکر رہو، اپنے عیبوں کے عارف بنو اور دوسروں کے عیبوں کے ذکر سے پرہیز کرو......"

پورے برصغیر اور دیگر تمام علاقوں کے سفر کے دوران سید علیؒ نے دین اسلام کی تبلیغ کے فریضے کو بطریق احسن نبھایا۔ مورخین کہتے ہیں کہ ہندو اور بدھ مذاہب سے تعلق رکھنے والے ۳۷ ہزار افراد نے دیوانہ وار آپ اور آپ کے تربیت یافتہ ساتھیوں کے ہاتھوں پر اسلام قبول کیا۔ آپؒ کے ان تبلیغی ساتھیوں کے نام کتاب "خزینۃ الاصفیاء" میں درج ہیں۔

سیدؒ نہ فقط فارسی کتب کو ختلان اور کشمیر منتقل کرنے میں کامیاب ہوئے علامہ اقبالؒ کے بقول حیرت انگیز اور پسندیدہ فنون اور علم و صنعت کی ترویج کے ذریعے خطۂ کشمیر سے "ایران صغیر" پیدا کیا اور ایران کے بعض فنون اور صنعتوں مثلاً قالین بافی، ٹوپی سازی وغیرہ کے فن کو

برصغیر منتقل کیا۔

سید علیؒ کے اخلاق و کردار نیز بحیثیت ایرانی مسلمان اعلیٰ اخلاق و انسانی تربیت کی خدمات کی وجہ سے کشمیر کے عوام آپ کو اس قدر چاہتے تھے کہ آپ کو "امیر کبیر"، "علی ثانی"، "شاہ ہمدان"، "حواری کشمیر" کے القاب سے پکارنے لگے اور یہ بھی لکھا گیا ہے کہ: "آج بھی ان کی وعظ و تدریس کی جگہ کو عزت و احترام سے دیکھا جاتا ہے۔ جس جگہ بیٹھ کر آپ وعظ و نصیحت فرماتے تھے وہاں مسلمانان کشمیر نے یادگار تعمیر کر دی ہے اور اس جگہ کی زیارت کے لئے آتے ہیں۔ عاشورا کے دن جب حضرت امام حسین علیہ السلام کے عزاداروں کے ماتمی جلوس وہاں سے گذرتے ہیں تو احتراماً اپنے پرچموں کو نیچے کر لیتے ہیں۔ اس بزرگ سید کا روحانی مقام لوگوں کے دلوں میں اس قدر زیادہ ہے کہ کشمیر کے دریاؤں میں کشتیاں چلانے والے ملاح جب تھک جاتے ہیں تو اس بزرگ سید کی روح سے مدد طلب کرتے ہوئے فریاد کرتے ہیں:

یا شاہ ہمدان!!!

سید علی ظلم کے خلاف ڈٹ جاتے اور سماجی برائیوں کے خلاف غیر متزلزل رویہ اپناتے اور حکام اور سلاطین وقت کو ہمیشہ دینی و انسانی قوانین کی پیروی اور عدل و انصاف کے قیام کی نصیحت کرتے تھے۔ کشمیر کے بادشاہ سلطان قطب الدین کو خط لکھتے ہوئے خط کا آغاز یوں کیا:

"حضرت سلطان اصلح اللہ شانہ

میری مخلصانہ دعائیں آپ کے لئے مخصوص ہیں۔ خدا انہیں قبول فرمائے"۔ اور پھر عنوان کے بعد لکھا۔

اے عزیز... اگر دینداری وہ ہے جو صحابہ کرامؓ اور تابعین میں تھی اور مسلمانی وہ جو قرن اول کے مسلمانوں میں تھی تو پھر ہماری حالت یہ ہے کہ بھیڑیئے اور مے فروش ہم سے شرمندہ ہیں۔ اور احمق یہودی ہماری اس مسلمانی سے پرکاہ کے برابر بھی خوفزدہ نہیں ہیں"۔ اور پھر سلطان کو خطاب کرتے ہوئے کہا:

"اے عزیز! احترام نہ کھا اور کمزوروں کو محروم نہ رکھ"۔

سید خط کے ذریعے بادشاہوں کو خبردار کرتے ہیں کہ بروز قیامت عوام الناس سے نماز اور دیگر فرائض کے بارے میں پوچھا جائے گا لیکن حکمرانوں اور بادشاہوں سے ان کے فیصلوں اور عدل و انصاف بارے سوال ہوگا۔ سید علیؒ کے مجموعۂ خطوط سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ امراء و سلاطین و حکام وقت کو رشد و ہدایت کرنا آپ کا ہدف تھا اور اسی سے اندازہ ہوتا ہے کہ سید کس قدر بے باک، نڈر اور ظلم کے خلاف قیام کرنے والے تھے۔ سلطان غیاث الدین کے نام خط میں لکھتے ہیں:

"آج فتنہ پرداز جاہلوں کا حال سب پر عیاں ہو چکا ہے۔ وہ تکبر اور بے حیائی پر کمربستہ ہیں وہ ہرگز یہ جرأت نہ رکھتے تھے مگر یہ کہ انہیں آپ کی حمایت حاصل ہو۔ اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ اس شہر کے رہنے والے میرے ساتھ وہی سلوک کریں جو یزید نے حضرت امام حسین علیہ السلام سے کیا تو پھر میرے لئے بہت آسان ہے کہ میں ان جفاؤں کو اپنے لئے سعادت سمجھوں اس بندۂ حقیر نے بارگاہ احدیت و صمدیت میں عہد کیا ہے کہ اگر پوری زمین پر آگ لگ جائے اور آسمان سے تلواریں برسنے لگیں تو بھی حق کو نہیں چھپائے گا اور کسی فانی مصلحت کے لئے دین کو دنیا کے بدلے نہیں بیچے گا"

ایک اور خط میں سلطان علاؤالدین کو لکھتے ہیں:

"حاکم اور بادشاہ پر واجب ہے کہ عہدۂ حکومت کو اپنے لئے خطر تصور کرے اور بندگان خدا کے حقوق کی ادائیگی کو آسان نہ سمجھے اور پسندیدہ و ناپسندیدہ نتائج پر پریشان نہ ہو.....

سیدؒ اپنے تعلیمی و تبلیغی مقاصد کے حصول کے لئے خون آشام خطرات کے مدمقابل دیدہ دلیری سے اٹھ کھڑے ہوتے اور کبھی بھی قیام و

مبارزہ سے دستبردار نہ ہوتے۔ جب امیر تیمور کے حکم پر سید علیؒ کو اس کے روبرو حاضر کیا گیا، چونکہ امیر تیمور نے سن رکھا تھا کہ سیدؒ کبھی کعبہ شریف کی طرف پشت کر کے نہیں بیٹھتے، تو اس نے عمداً سید کو کعبہ کی طرف پشت کر کے بٹھایا اور کہا کہ میں نے سنا ہے کہ تو کبھی کعبہ کو پشت کر کے نہیں بیٹھتا، پس آج کعبہ کی طرف پشت کر کے کیسے بیٹھے ہو؟ سیدؒ نے کہا: "جو بھی تمہاری طرف منہ کرے گا بے شک وہ کعبہ کو پس پشت ڈالے گا"۔ تیمور نے کہا: میں نے سنا ہے کہ حکومت کے حصول کے لئے جدوجہد کر رہے ہو؟ سید نے کہا: "مجھے دو جہان کی پروا نہیں،...ایک دفعہ خواب میں سلطنت کے بارے میں دیکھا کہ ایک لنگڑا کتا آیا اور اسے جھنجھوڑ ڈالا۔ ہم نے اپنی توجہ آخرت کی طرف کر لی ہے۔ ہم دنیا کے طالب نہیں ہیں، تم خاطر جمع رکھو"۔

سید علی ایک نقاد، مجاہد اور ستم ستیز ہیں اور اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ:

از سیل چو کو سر مکر دان
سیلی خور و روی بر مگر دان
خاک تو شده جهان هستی
چون خاک مگن جهان پرستی

صرف حکمران اور بادشاہ سیدؒ کے اعتراض و تنقید کا نشانہ نہ بنتے تھے بلکہ ریاکار اور دنیا طلب علماء بھی تنقید سے بچ نہ پاتے۔ علماء کے فضائل میں لکھی گئی اپنی ایک مختصر کتاب میں "فی علماء الدین" میں یوں رقم طراز ہیں:

حقیقی علماء وہی ہیں کہ جن کا ظاہر و باطن ایک جیسا ہے نہ کہ وہ گروہ جس نے تھوڑی بہت آگاہی حاصل کر لی ہے اور دنیا طلبی اور سیاہ کاری میں محو و غرق ہے"۔

سید علیؒ نے اپنے عرفانی اشعار کے ذریعے ارباب ذوق و اہل معرفت کے دل جیت لئے ہیں۔ آپ کے اشعار کو عارفانہ افکار کی تبلیغ کا دوسرا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ آپ کی غزلوں کے مجموعے کو "چہل اسرار" یا "گلشن اسرار" کا نام دیا گیا ہے اور آپ کا تخلص "علی ثانی" یا "علائی" ہے۔ اگرچہ آپ کی غزل، قصیدے اور رباعی کی صورت میں ہم تک پہنچنے والے اشعار پانچ سو سے زائد نہیں ہیں، پھر بھی یہ مختصر تعداد اس زمانے کے معاشرے کی اصلاح و راہنمائی کے لئے بہت مؤثر ٹھہری۔ سیدؒ اپنے دُرونی جذبات اور روحانی کیفیت لطیف اشعار کے جامے میں اپنے سننے والوں کو منتقل کر دیتے ہیں۔

ارباب ذوق در غم تو آرمیده اند
از شادی و نعیم دو عالم رمیده اند
راحت ار خواهی بیابا در داو همراز شو
دولت ار جویی بردو، عشق او جانباز شو

کلامِ اقبال سے انتخاب

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں
ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں
تہی زندگی سے نہیں یہ فضائیں
یہاں سینکڑوں کارواں اور بھی ہیں
اگر کھو گیا اک نشیمن تو کیا غم
مقاماتِ آہ و فغاں اور بھی ہیں
تو شاہیں ہے پرواز ہے کام تیرا
ترے سامنے آسماں اور بھی ہیں
گئے دن کہ تنہا تھا میں انجمن میں
یہاں اب مرے رازداں اور بھی ہیں

(بالِ جبریل)

معارف اسلام

دین اسلام

سید حسن شاہ سرمیکی

ان الدین عند اللہ الاسلام (آل عمران ۱۹)

بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پیارا دین فقط اسلام ہے۔

اسلام کا مادہ سلم ہے جس کا مطلب صلح وسلامتی، اطاعت، حوالگی، سپردگی، ظاہری وباطنی آلائشوں سے پاک ہونا اور پاک رہنا۔

یہی دین ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے سورہ آل عمران آیت نمبر ۱۹ میں ارشاد فرمایا ہے یعنی بلاشبہ اللہ کے نزدیک پسندیدہ دین صرف اسلام ہے۔ اسی سورہ کی ۸۵ ویں آیت میں ارشاد فرماتا ہے۔

ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الاخرۃ من الخسرین

جو کوئی اسلام کے سوا کوئی اور دین چاہے گا اس کا وہ دین ہرگز قبول نہیں ہوگا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوجائے گا۔

اسلام وہ دین ہے جس کی تکمیل کی اطلاع حضور اکرم ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقع پر دی گئی۔

سورہ مائدہ کی آیت ۳ میں ارشاد فرماتا ہے۔

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا

اے میرے حبیب آج میں نے تمہارے لئے نعمتیں پوری کردیں اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا اور میں اس پر راضی ہوں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا مکمل اور پسندیدہ دین صرف اور صرف اسلام ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی حدیث مبارک کہ المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں نیز حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اسلام کا تعلق زبان اور ایمان کا تعلق دل سے ہے۔ شرعی اعتبار سے اسلام کا مطلب یہ ہے کہ اللہ اور رسول اکرم ﷺ کی تعلیمات کو من وعن اور بلاچوں وچرا خلوص اور اطاعت کے ساتھ قبول کرلیا جائے جس کا نقشہ سنت مطہرہ میں ملتا ہے۔ قرآن حکیم میں بتایا گیا ہے۔

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

یعنی تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے کتاب وسنت کی تعلیمات کو ماننا اور ان پر دل سے عمل کرنا ہی اسلام ہے حضور اکرم جس عالمگیر شریعت اور دائمی ہدایت کے ساتھ اس دنیا میں تشریف لائے وہ چار عنوانوں کا مجموعہ ہے۔ ان چار عنوانوں کا مجموعہ یہ ہے۔ عقائد، عبادات، معاملات، اور اخلاق۔

بندے اور خالق کے مابین علاقہ وواسطہ واضح کرنے والے احکام ذہنی قوئی اور قلبی حالات سے تعلق رکھتے ہوں تو وہ عقائد کہلاتا ہے اور ان پر مضبوطی سے جم جانے کا نام ایمان ہے۔ جن احکام کا تعلق بندے کے جسم اور مال سے ہے ہو وہ عبادات ہیں۔ نماز اور روزہ بدنی عبادتیں ہیں، زکوۃ مالی عبادات اور حج مالی وبدنی عبادت ہے۔

کلمہ شہادت، نماز، روزہ، زکوۃ اور حج کو اسلام کی بنیاد قرار دیا گیا ہے۔

جو احکام بندے یا اس کے ہم جنسوں (یعنی بندے) اور دوسری مخلوق سے متعلق ہیں انہیں قانونی حیثیت حاصل ہو تو وہ معاملات کہلاتا ہے۔

(باقی: صفحہ نمبر ۱۹ پر ملاحظہ فرمائیں)

فکرونظر

ایصالِ ثواب کی شرعی حیثیت

نثار حسین بلغاری

رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ (سورہ ابراہیم)

اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے والدین کو (بخش دے) اور دیگر سب مومنوں کو بھی جس دن حساب قائم ہوگا۔

قرآن مجید اور سنت نبوی میں جا بجا ایک شخص کو دوسرے کے حق میں دعا کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ دعا خود ایک عبادت ہے ایک شخص کسی عزیز دوست کی صحت یابی یا مغفرت کے لئے بارگاہ الٰہی میں دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے عمل کی وجہ سے کسی دوسرے شخص کو صحت عطا فرماتا ہے۔ اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔ قابل غور بات یہ ہے کہ اگر دعا میں فوت شدہ مومنین کو فائدہ پہنچانے کی تاثیر ہی نہ ہوتی تو اللہ پاک اپنے پیارے رسول پر یہ آیت نازل ہی نہ فرماتے۔ ہمیں مغفرت وبخشش الٰہی پر یقین کامل ہیں اور ہمیں تاثیر دعا پر بھی مکمل ایمان ہے اسی بات کا مصداق ہے کہ تشہد میں یہ دعا پڑھتے ہیں۔

اللھم اغفرلی ولوالدیَّ الخ

☆: ایصال ثواب کا مفہوم:

ایصال ثواب سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے کسی عمل صالح کا اجر کسی دوسرے مومن کو پہنچانا چاہے۔ دوسرے مذاہب کی طرح مذہب صوفیہ نوربخشیہ میں کسی انسان کا اپنے کسی نیک عمل کا ثواب زندہ یا مردہ کو پہنچانا درست ہے اور جائز ہے خواہ وہ عمل نماز ہو، روزہ ہو، تلاوت قرآن، ذکر الٰہی، مسجد ہو، مدرسہ، خانقاہ، پل اور حوض وغیرہ بنانا ہو۔ شریعت اسلامیہ میں یہ امر طے شدہ ہے کہ ایک شخص کی دعا اور نیک عمل سے دوسرے کو فائدہ پہنچتا ہے۔ ایک کی شفاعت سے دوسرے کی بخشش ہوتی ہے، جیسا کہ قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

والذین جاء و من بعدھم یقولون ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان

اور جولوگ ان کے بعد آئے وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب ہماری مغفرت فرما اور ہمارے ان بھائیوں کی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں۔ (سورہ حشر آیت ۵۹۔ پ۱۰)

حضرت سید محمد نوربخش قہستانی رحمۃ اللہ علیہ شریعت محمدیہ کی روشنی میں ایصال ثواب کی شرعی حیثیت ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں۔

ویستحب الطعام والمساکین، ولیتامی ... وسائر الخیرات اذکانت النیۃ ایصال ثوابھا الیٰ روحہ او صلہ اللہ تعالیٰ ان لم یکن رتا۔ للناس۔۔۔

فقیروں، مسکینوں، یتیموں، عالموں، نیکوکاروں اور دیگر حقداروں کو کھانا کھلانا میت کو ثواب ملنے کی خاطر جب بھی اتفاق ہو جائے مالداروں کے لئے سنت ہے۔ پہلی رات کو کھلائے، چالیسویں کے موقع پر کھلائے، ایک سال کے بعد کھلائے یا دوسالوں کے بعد کھلائے۔ اسی طرح سے قرآن کی تلاوت کرنا، نماز پڑھنا، دعائیں مانگنا، مسجدیں، مدرسے، خانقاہیں، پل اور حوضوں کا بنانا، کھیتوں اور دکانوں کا وقف کرنا اور دیگر تمام خیراتی کام اس سلسلے میں افعال

مسنونہ ہیں۔ مذکورہ افعال میت کی روح کو ثواب پہنچانے کی غرض سے ہو تو اللہ تعالیٰ ان کا ثواب میت تک پہنچا دیتا ہے بشرطیکہ یہ خیراتی معاملات لوگوں کی ریاکاری کے لئے نہ ہوں۔ (الفقہ الاحوط ص ۱۲۱)

☆: تلاوت قرآن مجید کا ایصال ثواب:

کلام الٰہی کی بڑی فضیلت اور شان ہے۔ تلاوت قرآن مجید کی وجہ سے قاری کو ایک حرف کے بدلے میں دس دس نیکیاں مل جاتی ہیں۔ تو جو شخص تلاوت کا ثواب کسی دوسرے کو پہنچانا چاہتا ہے تو اللہ رب العزت اس کا ثواب مطلوبہ شخص کو پہنچا دیتا ہے اور ساتھ ہی پڑھنے والے کو بھی پورا پورا ثواب عطا فرماتا ہے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں،

ان رسول الله ﷺ قال من دخل المقابر فقرأ سورة يسين خفف الله عنهم وكان له بعدد من فيها حسنات

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص قبرستان میں گیا اور سورہ یسین تلاوت کی تو اللہ تعالیٰ اہل قبور پر عذاب میں تخفیف فرما دے گا۔ جبکہ پڑھنے والے کو بھی اس کے اندر جتنی نیکیاں ہیں مل جائیں گی۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں۔

سمعت النبی ﷺ يقول اذا مات احدكم فلا تحبسوه واسرعوبه على قبره واليقرا عند راسه فاتحة الكتاب وعندرجليه بخاتمه البقره فی قبره

شعب الایمان للبیهقی ۱٦:۷

میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا جب تم میں سے کوئی مرجائے تو اسے روکے نہ رکھو بلکہ اسے قبر کی طرف جلدی لے جاؤ اور اس کی قبر پر اس کے سر کی جانب سورہ فاتحہ اور اس پاؤں کی جانب سورہ بقرہ کی آخری آیات پڑھی جائیں۔ صحیح بخاری ۱/ ۳۹٦

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ کی والدہ فوت ہو گئیں اور وہ موجود نہ تھے۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ میں غائب تھا اور میری والدہ فوت ہو گئیں۔ اگر میں ان کی طرف سے کچھ صدقہ کروں تو کیا ان کو نفع پہنچے گا۔ آپ نے فرمایا ہاں، انہوں نے کہا میں آپ کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اپنا پھلوں والا باغ اپنی والدہ کی طرف سے صدقہ کر دیا۔

☆: قربانی کا ایصال ثواب:

حدیث پاک میں آتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے عمر بھر کم و بیش ہر سال دو قربانیاں دیں۔ ایک قربانی اپنی اور دوسری اپنی امت کی طرف سے قربانی دیتے ہوئے آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں اللیم تقبل من محمد و آل محمد ومن امة محمد (سنن ابی داود ۲: ۳۰)

اے اللہ محمدؐ، آل محمدؐ اور امت محمدؐ کی طرف سے اس قربانی کو قبول فرما۔

حضرت علی المرتضیٰؓ عمر بھر دو قربانیاں دیتے رہے۔ ان سے پوچھا گیا کہ آپ دو قربانیاں کیوں کرتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا۔

ان رسول الله اوصانی ان اضحی عنه فانا اضحی عنه

رسول اللہ ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی تھی کہ میں آپ کی طرف سے قربانی کروں پس میں آپ کی طرف سے قربانی کرتا ہوں۔

(سنن ابی داود ۲: ۲۹)

خوشا ہے وہ قافلہ، جس کی امیر کی متاع
تخیل ملکوتی و جذبہ ہائے بلند

فقہی مسائل

آپ کے مسائل اور ان کا حل:

ابوالعرفان علامہ محمد بشیر

اس عنوان کے تحت ادارے کو موصول ہونے والے مفید ترین سوالات کے جوابات شائع کئے جاتے ہیں۔ بعض حضرات ایسے سوالات ارسال کرتے ہیں جن کے جوابات سابقہ شماروں میں شائع ہو چکے ہوتے ہیں، ایسے سوالات کے جوابات دوبارہ شائع نہیں کئے جاتے۔ سائلین حضرات سے گذارش ہے کہ وہ اپنا مختصر پتہ بھی لکھا کریں تاکہ اگر کسی کے سوال کا جواب بذریعہ ڈاک اس کے نام ارسال کرنا پڑے تو ایسا ممکن ہو سکے۔ اس شمارے کے لئے جن سوالات کا انتخاب کیا گیا ہے ان کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

سوالات:

سوال نمبر۱: کیا بے نمازی کے ہاتھ کا پکایا ہوا کھانا کھا لینا درست ہے؟

سوال نمبر۲: شمارہ ۳ ے میں کسی سوال کے جواب میں لکھا گیا تھا کہ تارک صلوۃ کی دیگر نیکیاں اُخروی ثواب کے لحاظ سے رایگاں جائیں گی۔ یہ بات سورۂ زلزال کی آیت نمبر ۷ سے متصادم ہے۔ وضاحت فرمائیں؟

سائل: داؤد علی بلغاری، مقیم لاہور۔

سوال نمبر۳: ماہ رمضان میں نماز صبح ادا کرنے کے بعد روزہ دار سو جانے پر احتلام کا شکار ہو جائے تو روزے پر اس کا کیا اثر پڑے گا؟

سائل: [illegible]۔

سوال نمبر۴: شوہر کی دکھتی آنکھ میں بغرض علاج اس کی بیوی کا دودھ ٹپکانا کیسا ہے؟

سائل: ماسٹر محمد دلشاد، ٹھٹھے۔

سوال نمبر۵: پتلون پہن کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

سائل: سید اکبر شاہ تصوفی۔

جوابات:

جواب نمبر۱: بسم اللہ الرحمن الرحیم..ط

بے نمازی فاسق ضرور ہے تاہم اس کے ہاتھ کا پکایا ہوا کھانا کھا لینا درست ہے۔

جواب نمبر۲: بسم اللہ الرحمن الرحیم..ط

شمارہ نمبر ۳ ے والی بات سورۂ زلزال کی آیت نمبر ۷ سے ہرگز متصادم نہیں ہے۔ کیونکہ سورۂ مذکورہ کی آیت نمبر ۷ کا مطلب یہ ہے کہ جو کوئی ایک ذرہ برابر نیکی کرے گا وہ اس نیکی کو دیکھ لے گا۔ قیامت کے روز اللہ پاک لوگوں کو ان کے اعمال دکھاتا ہے۔ ہر کوئی اپنا بد عمل بھی دیکھ لیتا ہے اور نیک عمل بھی۔ یہاں پر یہ بیان نہیں کیا گیا کہ ذرہ برابر نیکی کا ثواب دیا جائے گا۔ ثواب مرتب ہونا اعمال کے دکھائے جانے کے بعد کا معاملہ ہے۔ لہذا سو فیصد تارک صلوۃ کی دیگر نیکیاں رایگاں جائیں گی۔ اس بارے میں حدیث نبوی برحق ہے۔

جواب نمبر۳: بسم اللہ الرحمن الرحیم..ط

دن کی روشنی میں روزہ دار کے سو جانے پر احتلام ہونے سے روزے کی صحت پر کوئی برا اثر نہیں پڑتا۔ وہ جب بھی بیدار ہو جائے فوراً غسل جنابت کرے۔ شرعی عذر کے بغیر غسل جنابت کرنے میں تاخیر سے کام نہ لے۔

جواب نمبر۴: بسم اللہ الرحمن الرحیم...ط

بغرض علاج ایسا کرنا شرعاً روا ہے۔

جواب نمبر۵: بسم اللہ الرحمن الرحیم...ط

اگر پتلون اتنی کشادہ ہو کہ قابل پردہ مقامات کی تصویر نہ بنتی ہو تو ٹھیک ہے، اس میں نماز کی بجا آوری درست ہوگی۔ اگر پتلون اس قدر تنگ ہو کہ اس پر نماز گزار کے قابل پردہ مقامات کی واضح تصویر بنتی ہو تو اس صورت میں نماز پڑھنا درست نہیں ہوگا۔ کیونکہ یہاں پر پردہ پوشی کا مقصد یکسر فوت ہو جاتا ہے۔

امید ہے کہ سائلین ان جوابات سے مطمئن ہو جائیں گے۔

بقیہ: دین اسلام

اگر ان کی حیثیت روحانی نصیحتوں، مخلصانہ مشوروں اور رویوں پر مشتمل ہوں تو اسے اخلاق کہیں گے۔ جیسا کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں فضائلِ اخلاق کی تکمیل کے لئے آیا ہوں اسلام آخری اور کامل دین ہے اس سے قبل جو نبی اور پیغمبر آتے رہے ان کی تعلیم بھی وہی ہے جو اسلام نے پیش کی۔ اسلام آخری دین اور حضرت محمد ﷺ آخری پیغمبر اور رسول ہیں۔ اب نہ کوئی نیا نبی آئے گا اور نہ ہی کوئی نیا دین آئے گا۔ اسلامی عقیدہ کے مطابق کلمہ شہادت، ملائکہ، قیامت، کتب سماوی، انبیاء کرام اور غیب پر صدق دل سے ایمان لانا لازمی ہے اگر کوئی ان میں سے ایک کو بھی تسلیم نہیں کرتا اس سے پورے دین اسلام کی نفی ہوگی۔

دنیا بھر کے مذاہب میں سے یہ خصوصیت صرف دین اسلام ہی میں ہے کہ یہ انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں پر انتہائی تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالتا ہے۔ اس کے بارے میں حتمی طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ ایک زندہ اور ابدی دین ہے اور قیامت تک پیش آمدہ علمی و نظریاتی اور تہذیبی و تمدنی مسائل و مشکلات میں بنی نوع انسان کی رہنمائی کا فریضہ ادا کر سکتا ہے۔

حدیث پاک

حدیث نبوی ﷺ ہے کہ یہود و ہنود کبھی مسلمانوں کے دوست نہیں ہو سکتے۔ فی زمانہ ہونے والے واقعات سرکار دو عالم کے فرمودات کی صداقت کا بیّن ثبوت ہیں۔ یہود و ہنود ہمہ وقت نت نئے ایسے جال بننے میں مصروف رہتے ہیں جن سے کسی نہ کسی انداز میں مسلمانوں کو زک پہنچائی جا سکے۔

یادرفتگان

محمد اسماعیل چلوی

ڈاکٹر ایم اے شاہد

انتہائی پرخلوص، ملنسار، صاف گو شخصیت محمد اسماعیل جن کا تعلق علاقہ چلو ہنڈلی سے تھا پچھلے دنوں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وہ میرے ایک ایسا دوست تھا جس پر مجھے بجا طور فخر ہے اور میں اس کے ساتھ گذارے ہوئے لمحات کو ہرگز فراموش نہیں کرسکتا۔ ان کے داغ مفارقت پر چند الفاظ نذر قارئین کرنا چاہتا ہوں:۔ انہوں نے ہائی سکول چلو سے میٹرک پاس کیا اور اپنے علم کی تشنگی کو بجھانے کے لئے کراچی چلے گئے، وہاں سے فراغت پانے کے بعد گجرانوالہ کے ایک کیمیکل فیکٹری میں شفٹ انچارج کی حیثیت سے کئی سال تک خدمات سرانجام دیتے رہے۔ بعد ازاں FPSC اسلام آباد میں چلے آئے۔ یہاں دو سال تک تعینات رہے۔ اسی دوران ان سے میری شناسائی ہوئی جو بعد میں دیرپا دوستی میں بدل گئی، یوں مجھے انہیں بہت قریب سے سمجھنے کا موقع ملا۔ سرکاری مکان کی حصول کے لئے ہم اکٹھے بھاگ دوڑ کیا کرتے تھے۔ اکثر فارغ اوقات میں ایک ہی ڈھیرے پر گھنٹوں باہم گپ شپ لگایا کرتے تھے۔ اس طرح تقریباً تین سال تک ان کی رفاقت حاصل رہی۔ پھر میرٹ پر منتخب ہو کر ان کی پوسٹنگ ٹیلی میونیکیشن لاہور میں ہوگئی۔ FPSC میں دوران ملازمت ہی میں انہوں نے کمپیوٹر کی تعلیم میں مہارت حاصل کی اور اسی بنیاد پر تقریباً پانچ سو امیدواروں میں سے میرٹ پر ٹیلی کمیونیکیشن میں بھرتی ہوگئے اور یوں وہ اسلام آباد چھوڑ کر لاہور چلے گئے۔ لاہور میں قیام کے دوران بھی ٹیلی فون پر ہمارا کبھی کبھار رابطہ ہوا کرتا تھا اور خود احقر کا بھی جب بھی لاہور جانا ہوتا تو ان سے ملاقات ضرور کرتے تھے۔ چند سال قبل معلوم ہوا کہ ان کے گردوں کے معمول میں خلل پیدا ہوگیا ہے اس خبر سے مجھے انتہائی دکھ ہوا۔ پچھلے سال میری بہن کی وفات پر انہوں نے لاہور سے فون پر تعزیت کیا، بخدا کسی بیمار انسان کا کسی اور کو تسلی دیتے ہوئے دیکھ کر میں اپنا دکھ بھول گیا ان کی تیمارداری کے لئے کئی بار لاہور جانے کا پروگرام بنایا تھا لیکن بدقسمتی آڑے آئی اور میں جا نہ سکا۔ پچھلے دنوں اچانک خبر ملی کہ عزیز دوست اپنے احباب کو داغ مفارقت دے گئے ہیں۔ اپریل 2000، میں ان کے دونوں گردے فیل ہوگئے تھے۔ اس دوران PTCL لاہور کے کمپیوٹرونگ کے مہربان آفیسرز ان کی علاج معالجہ میں اقتصادی تعاون کرتے رہے۔ انہوں نے محکمانہ طور پر انہیں سی ایم ایچ، لاہور میں داخل کرایا۔ مرحوم کے جملہ لواحقین احباب اور گانچھے بلتستان کے عوام ان آفیسران کا شکریہ ادا کرتے ہیں، جو کسی مجبور انسان کو زندہ رہنے کا حوصلہ دیتے رہے۔ اب انہی ہمدرد آفیسروں سے ہماری درخواست ہے کہ مرحوم کے بیوہ، یتیم بچوں کو (Dues) واجبات دلا کر بارگاہ رب العالمین سے اجر وثواب کے مستحق قرار پائیں۔ اس مرض میں کسی انسان کا اتنے عرصے صبر واستقامت سے رہنا قابل رشک تھا۔ مرحوم پچھلے ۱۴ سالوں سے PTCL لاہور میں BPS-14 میں ملازمت کر رہے تھے۔ مرحوم نے لواحقین میں ایک بیوہ، تین بیٹیاں اور دو بیٹے چھوڑے ہیں۔ ادارہ نوائے صوفیہ اور اسلام آباد کے احباب، لواحقین کے دکھ میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ پاک مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔

اخبار التصوف

دنیائے تصوف کی خبریں

مجاہد حسین کاوش

جشن معراج النبی ﷺ:

گذشتہ امسال کی طرح اس سال بھی جامع مسجد یو نیو ابلغار میں جشن معراج النبی ﷺ شایان شان طریقے سے منایا گیا۔ اس موقع پر جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ کو آرائش وزیبائش اور صلوۃ وسلام کے ذریعے بقعۂ نور بنادیا گیا۔ مورخہ ۲۷ رجب المرجب بمطابق ۵ اکتوبر کو ٹھیک دس بجے جلسے کا آغاز ہوا۔ مولانا آخوند غلام رسول نے تلاوت کلام پاک اور مولانا محمد اسحاق نے نعت رسول مقبول پیش کیا۔ جبکہ سید صادق علی شاہ، مولانا غلام حسن حسنو، مولانا شیخ عبداللہ، مولانا محسن علی ساقی، صوفی علی محمد، مولانا خواجہ عبدالحمید اور مولانا محمد ابراہیم کھر کو نے جلسے سے خطاب کیے۔ میر واعظ سید محمد علی شاہ اس جلسے کی صدارت کر رہے تھے جبکہ قبلہ الحاج فقیر محمد ابراہیم صاحب مہمان خصوصی کے مسند پر جلوہ افروز تھے۔ مقررین نے واقعۂ معراج کے حوالے سے اسوۂ حسنہ پر روشنی ڈالی۔ سامعین نے بڑے انہماک، دلچسپی سے مقررین کے خطاب کو سنا، اور بار بار نعرۂ تکبیر اور نعرۂ رسالت کے نعروں سے شوق سماعت کو گرمادیا۔ آخر میں قراردادیں پیش کی گئیں۔ جنہیں حاضرین نے ہاتھ اٹھا کر منظور کیا۔ قرارداد کا متن حسب ذیل ہے۔

1: ملت صوفیہ نوربخشیہ کا جشن معراج النبی ﷺ کا یہ عظیم الشان اجتماع شیخ سکندر کی تصنیف "سیرۂ معصومین" جلد دوم سے متعلق علمائے صوفیہ نوربخشیہ کی سپریم کونسل کے صادر کردہ فتوے کی مکمل تائید کرتا ہے اور اس کو حرف آخر سمجھتے ہوئے اس کے مو ابر فیصلہ کو مستحسن کرتا ہے۔ اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ فتوے کی روشنی میں شیخ سکندر، اس کے معاونین اور ناشر کے خلاف توہین رسالت، توہین اسلام، توہین آئمہ وصحابہ کرام اور مذہبی منافرت پھیلانے کے دفعات کے تحت مقدمات قائم کیے جائیں۔

2: ہم صوفیہ نوربخشیہ کے پیروکار شروع سے زکوۃ وعشر ادا کر رہے ہیں۔ اور ہمارے اہل ثروت کے اکاؤنٹ سے زکوۃ کی رقم بھی کاٹی جاری ہے مگر نوربخشی مستحقین کو زکوۃ کا حصہ نہیں مل رہی ہے۔ ہمارا حکومت سے مطالبہ ہے کہ مرکزی زکوۃ کونسل اور ناردرن ایریاز زکوۃ کونسل میں مسلک صوفیہ نوربخشیہ کو بھی نمائندگی دی جائے۔

3: قانون سازی کے سلسلے میں صوفیہ نوربخشیہ کا مستقبل غیر محفوظ ہے۔ حال ہی میں ہمیں شیخ سکندر کی شرارت سے اس کا تلخ تجربہ ہوا ہے۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ صوفیہ نوربخشیہ سے تعلق رکھنے والے ایک جید مستند عالم دین کو اسلامی نظریاتی کونسل میں بحیثیت ممبر لیا جائے۔

سیکریٹری اطلاعات

انجمن صوفیہ نوربخشیہ،

NYF یونیو ابلغار، کا کچھے۔

بلغار میں سہ روزہ اعتکاف:

حسب سابق امسال بھی تھوکھا بلغار میں سہ روزہ اعتکاف کا اہتمام کیا گیا تھا معتکف حضرات کی راہنمائی مولانا رستم علی سلینگ کر رہے

تھے۔ ۲۷ رمضان المبارک کو عید اعتکاف منایا گیا۔ اس موقع پر ایک باوقار روحانی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ تقریب کی صدارت سید محمد شاہ میر واعظ بلغار اور مہمان خصوصی قبلہ الحاج فقیر محمد ابراہیم صاحب تھے۔ قاری محمد اسحاق نے تلاوت کلام الٰہی کا شرف حاصل کی۔ تقریب سے مولوی رستم علی سلینگ، مولانا علی بلغاری فاضل مدرسہ شاہ ہمدان سکردو، آخوند علی ستروپہ، شیخ محمد عبداللہ ڈوغنی، اور مولانا غلام حسن حسنو نے خطاب کیا۔ تقریب میں بلغار اور گردونواح کے کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔

مدرسۂ شاہِ ہمدانؒ کے سالانہ امتحان کے نتائج:

۲۴ رمضان المبارک بمطابق ۲۸ دسمبر کو مسجد شاہِ ہمدانؒ سیٹلائٹ ٹاؤن سکردو میں سہ روزہ اعتکاف کا اہتمام ہوا۔ جس میں طلباء شاہ ہمدانؒ کے علاوہ شیدائیانِ تصوف کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ اعتکاف کے اختتام پر ایک تقریب سعید منعقد ہوئی جس کی صدارت مولانا محمد یوسف صاحب نے کی، جبکہ این اے کونسل کے رکن محمد جعفر صاحب مہمانِ خصوصی تھے۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے علماء کرام نے اعتکاف و ریاضت کی فضیلت و اہمیت پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں طلباء کے سالانہ نتائج کا اعلان ہوا۔ نتائج میں درجہ خامسہ سے علی حسن نے پہلی عبدالسلام نے دوسری اور نور حسن نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ درجہ ثالثہ سے محمد اسلم نے پہلی، محمد علی نے دوسری اور محمد اسحاق نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ درجہ ثانیہ سے غلام علی نے پہلی، محمد اقبال نے دوسری اور غلام محمد نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ درجہ اولی سے شیر علی نے پہلی محمد اسحاق نے دوسری اور فدا علی نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ آخر میں مہمان خصوصی نے اپنے ہاتھوں سے طلباء میں انعامات تقسیم کئے۔

رپورٹ، علی حسن
متعلم مدرسہ شاہ ہمدان
سیٹلائٹ ٹاؤن، سکردو۔

این وائی ایف لاہور کا اجلاس:

NYF لاہور یونٹ کی ایک میٹنگ جناب فدا حسین فدائی کے زیر صدارت منعقد ہوئی جس میں اسلامی نظریاتی کونسل کے فیصلے کو سراہا گیا۔ اس فیصلے میں شاتم رسول شیخ سکندر حسین کی کتاب سیرۂ معصومین کو غیر اسلامی قرار دے کر پابندی عائد کرنے اور شیخ سکندر اور اس کے چودہ شاگردوں کے خلاف کاروائی کا حکم دیا گیا ہے۔ اس فیصلے سے لاہور میں مقیم تمام نوربخشی حضرات میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے اور ایک دوسرے کو مبارکباد دے رہے ہیں۔

اسلامی نظریاتی کونسل کا یہ فیصلہ یقیناً مستحسن اور اسلامی اقدار کے مطابق ہے لیکن سوال یہ ہے کہ ابھی تک یہ شاتم رسول، زندیق، ملحد، مرتد، رشدیٔ ثانی آزاد کیوں پھر رہا ہے۔ اس کے خلاف کاروائی میں التواء کے پیچھے کیا مقاصد کارفرما ہیں۔ اس کے خلاف کاروائی کون کرے گا۔ یہ وہ سوال ہیں جو ہر ایک کو بے چین کئے رکھا ہے۔ ہماری حکومت پاکستان، وزارت داخلہ اور دیگر متعلقہ حکام سے اپیل ہے کہ شیخ سکندر کو فی الفور گرفتار کر کے اس کے خلاف کاروائی کی جائے اور اس کے مدرسے کو بند کیا جائے۔

آخر میں ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس فتنۂ ارتداد سے نجات دلائے۔ آمین

علی حسن شگری،
سیکریٹری نشرواشاعت
NYF، لاہور یونٹ۔

تلس میں جلسۂ اعتکاف:

ماہ رمضان المبارک میں خانقاہ معلیٰ تلس میں مقامی صوفی حضرات اور تھگس سے آئے ہوئے مہمان صوفیوں نے سہ روزہ اعتکاف نشینی کی۔ جمعہ کے روز اختتام اعتکاف کی مناسبت سے ایک پروقار، سادہ تقریب منعقد ہوئی، جس میں تلس کے اکثر لوگوں نے شرکت کی۔ جلسے کی صدارت الحاج فقیر محمد ابراہیم صاحب فرما رہے تھے جبکہ مہمان خصوصی نامور محقق مولانا غلام حسن حسنو صاحب تھے۔ سٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا محمد علی اسد نے انجام دیے۔ مولوی فضل علی نے تلاوت کی سعادت حاصل کی۔ خانقاہ معلیٰ کے خطیب مولانا عارف حسین نے نوربخشیوں کے عروج وزوال کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد مولانا غلام حسن حسنو نے اعتکاف کے موضوع پر تفصیلی روشنی ڈالی، جبکہ صدر جلسہ نے قرآن پاک کی فضیلت واہمیت کو اجاگر کیا۔

رپورٹ: NYF، تلس یونٹ۔

یوم والدین کی تقریب:

یونائیٹڈ ویلفیئر سوسائٹی یوچنگ، گانگچھے کے زیر اہتمام مدرسہ مظہر العلوم صوفیہ نوربخشیہ یوچنگ میں یوم والدین کی ایک تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ مہمانِ خصوصی ایجوکیشن آفیسر AKESP ضلع گانگچھے اور ممبر علماء سپریم کونسل مولانا محسن علی ساقی سرموی تھے۔ جبکہ تقریب کی صدارت تنظیم کے چیئرمین اور ممبر علماء سپریم کونسل مولانا محمد بشیر آفتاب کر رہے تھے۔ دیگر معزز مہمانانِ گرامی میں مولانا علی محمد محمدی، مولانا محمد ابراہیم فیضی، مولانا محمد اسماعیل، مولانا موسیٰ علی اور آخوند عبدالصمد صاحب مدرس مدرسہ ھذا تھے۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض نور محمد چیف آرگنائزر یونائیٹڈ ویلفیئر سوسائٹی انجام دے رہے تھے۔ تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا، جس کی سعادت مدرسے کے طالب علم ذوالفقار علی کو حاصل ہوئی۔ محمد بشیر نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں گلہائے عقیدت پیش کیا۔ پرجوش مقرر مولانا علی محمد محمدی نے اپنے خطاب میں علم کی اہمیت قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان کیں۔ مولانا محسن علی ساقی نے اپنے تقریر میں کہا کہ دور جدید میں جدید تقاضوں کے مطابق تعلیم کا حصول لازمی ہے۔ اس سلسلے میں پرائمری سکول یوچنگ کا ماڈل مڈل سکول کی طرف پیش رفت قابل مسرت ہے۔ معاشرے میں مدرسہ کا کلیدی کردار رہا ہے اور یوچنگ کے معاشرتی ارتقاء میں بھی اس مدرسے کا کردار واضح ہے۔ مولانا محمد بشیر نے اپنے صدارتی خطبے میں مدرسہ کی کارکردگی کا مختصر جائزہ اور آئندہ کے لئے لائحہ عمل سے آگاہ کیا اور ساتھ ہی سالانہ نتائج بھی اناؤنسٹ کیا۔ مہمان خصوصی نے پوزیشن لینے والے بچوں میں انعامات تقسیم کئے۔ تنظیم کے آرگنائزر این ایم نورانی نے مہمانوں اور شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ آخوند عبدالصمد صاحب، پیش امام جامع مسجد یوچنگ کے دعائے خیر کے ساتھ ہی یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔

رپورٹ: محمد بشیر آفتاب، و نور محمد،
یوچنگ، گانگچھے۔

تعزیتی اجلاس:

آج مورخہ ۲۹ نومبر ۲۰۰۲ء، بروز جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن دم سم کا ایک تعزیتی اجلاس مدرسہ اسلامیہ شاہ سید محمد نوربخش دم سم میں منعقد ہوا، جس کی صدارت آخوند ممتاز علی۔ خطیب وامام خانقاہ معلیٰ صوفیہ نوربخشیہ دم سم نے کی۔ اجلاس میں دم سم کے معززین، سرکردگان، عوام اور طلباء کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ جس میں مولانا محمد جعفر آزاد کی کراچی میں اچانک وفات پر گہرے

رنج وغم کا اظہار کیا گیا۔ آخوند ممتاز علی اور دیگر مقررین نے اپنے تاثرات میں کہا کہ مرحوم ایک نہایت باکردار شخصیت کے مالک تھے اور ایک درویش صفت انسان تھے۔ آپ این وائی ایف دم سم کے بانی ارکین میں سے تھے اور تادم حیات تنظیم کی سرپرستی کرتے رہے۔

اجلاس کے آخر میں مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی اور مرحوم کے جملہ لواحقین خصوصاً نمبردار عبدالرحمن صاحب سے صبر وتحمل کی استدعا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔

رپورٹ: غلام مہدی،
صدر این وائی ایف دم سم۔

نوائے صوفیہ کے آرگنائزر جی ایچ معروفی کی طرف سے مرحوم کے جملہ لواحقین اور احباب سے تعزیت کا اظہار کیا گیا ہے۔

محمد ارشاد گلاب پوری وفات پاگئے:

مرحوم کافی عرصے سے بیمار تھے اور علاج کے سلسلے میں سی ایم ایچ راولپنڈی میں داخل کیا گیا تھا۔ جہاں بروز جمعہ عید الفطر کے دن انتقال کرگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ایک قابل اور محنتی طالب علم تھے۔ وہ گلاب پور شگر کے معروف مذہبی شخصیت محمد حسن بہشتی کے فرزند ارجمند تھے اور این وائی ایف کے کارکن محمد ریاض کے چھوٹے بھائی تھے۔ میت کو تدفین کے لئے اپنے آبائی گاؤں لایا گیا جہاں ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں سپرد خاک کیا گیا۔ لواحقین سے اظہار تعزیت کرنے والوں میں قبلہ پیر صوفیہ نوربخشیہ پیر سید نواز حسین عکیوی صاحب، مفتی علی محمد ہادی صاحب، مولانا مہدی زمان شگری اور دیگر معززین علاقہ شامل تھے۔

رپورٹ: اکبر جاوید ابدالی،

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ،مورخہ ۲۲ تا ۲۸ نومبر ۲۰۰۲ء کے شمارے میں "قراردادیں منظور شدہ اکیسویں ختم نبوت کانفرنس چناب نگر" کے ضمن میں لکھتے ہیں۔

"یہ اجلاس کراچی سے شیخ سکندر حسین نامی شخص کی کتاب "سیرۃ معصومین" میں توہین رسالت کے مواد کی اشاعت کی مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ فوری طور پر اس کتاب کو ضبط کیا جائے اور مؤلف کو گرفتار کیا جائے اور قرار واقعی سزا دی جائے اور فرقہ واریت پھیلانے کی سازش کو فوری طور پر بے نقاب کیا جائے۔ یہ اجلاس اسکردو کے نوربخشی جماعت کے مطالبے کی مکمل حمایت کرتا ہے۔"

(بشکریہ ہفت روزہ ختم نبوت، کراچی)

کذاب سکندر انٹرنیٹ ایڈریس:

قارئین کرام سابقہ ایڈریس کی تصحیح کرلیجے۔

http://www.geocities.com/kazzab_skinder/

احمد علی سرمیکی رحلت کرگئے:

این وائی ایف اور انجمن تحفظ تصوف صوفیہ نوربخشیہ رجسٹرڈ گلاب پور شگر کا ایک مشترکہ اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت قبلہ پیر صوفیہ نوربخشیہ پیر نواز حسین عکیوی نے کی۔ اجلاس میں احمد علی سرمیکی کی وفات پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا گیا۔ یاد رہے کہ گذشتہ دنوں احمد علی سرمیکی اور مولانا ذاکر حسین سرمیکی موٹر سائیکل پر افطاری کے لئے بازار سے گھر جارہے تھے کہ مخالف سائیڈ سے اچانک ایک فوجی گاڑی سے ٹکراگئی جس سے دونوں سوار شدید زخمی ہوگئے تھے۔ دونوں کو موقع پر ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال میں داخل کیا گیا جہاں ایک ہفتہ زیر علاج رہنے کے بعد زخموں کی تاب نہ لاکر احمد علی سرمیکی انتقال

کر گئے۔ وہ ایک مخلص اور سرگرم کارکن تھے۔ مرحوم نے ایک رضا کار کی حیثیت سے پاک فوج کے ساتھ ناقابل فراموش خدمات سرانجام دی تھیں۔ جس کے صلے میں صدر پاکستان کی طرف سے تمغہ شجاعت بھی دینے کا فیصلہ ہوا تھا مگر نامعلوم وجوہ کی بنا پر یہ اعزاز نہ مل سکا۔ اجلاس میں مرحوم کی روح کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی اور سوگواروں سے اظہار تعزیت کیا گیا۔

رپورٹ: اکبر جاوید ابدالی،
صدر این وائی ایف، شگر۔

آخوند سلطان علی انتقال کر گئے:

علاقہ چھلو کے معروف مذہبی و تعلیمی شخصیت اور نہایت مشفق و ہمدرد استاد آخوند سلطان علی طویل علالت کے بعد شب قدر کے دن انتقال کر گئے۔ مرحوم چھلو بلتستان محلہ ہنڈیلی کے مایہ ناز آخوند، داؤد علی کے بڑے فرزند تھے۔ انہوں نے اپنی ساری زندگی علاقے میں فروغ تعلیم کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ خاص کر محلہ ہنڈیلی، محلہ باپی، محلہ غوالی، محلہ برق چھن ژھر کے تمام بچوں کو مفت تعلیم دی۔ ہنڈیلی میں ایک مدرسہ بھی قائم ہے جسے آپ کے نام کی مناسبت سے مدرسہ سلطانیہ رکھا گیا تھا۔ آپ کے لگ بھگ ایک ہزار سے زائد شاگرد ہو چکے ہیں۔ نوجوانان ہنڈیلی مقیم کراچی نے مرحوم کی وفات پر گہرے دکھ و غم کا اظہار کیا ہے اور ان کے اہل خانہ اور اقرباء سے تعزیت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ چھلو ہاؤس میں مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کا اہتمام بھی کیا گیا جس میں مولانا عبدالحلیم صاحب نے دعائے مغفرت کی۔

رپورٹ: شکور علی چھلوی،
مقیم حال کراچی۔

طالب علم کا اعزاز:

ذاکر حسین جن کا تعلق یوچنگ سے ہے اور انٹر کالج چھلو کے اسٹوڈنٹ ہیں، نے حال ہی میں FSc فرسٹ ایئر اگزام فیڈرل بورڈ اسلام آباد سے امتیازی نمبروں سے پاس کیا ہے۔ موصوف نے پچھلے دنوں انٹر کالج چھلو میں منعقدہ تقریری مقابلے میں پہلی پوزیشن حاصل کی تھی اور بریگیڈ کمانڈر 323 سے انعام وصول کیا تھا۔ علاوہ ازیں گلگت میں منعقدہ آل ناردرن ایریاز کالجز تقریری مقابلے میں بھی فرسٹ پوزیشن حاصل کی تھی۔ ان کا یہ اعزاز یوچنگ کے لئے باعث افتخار ہے۔

رپورٹ: محمد بشیر آفتاب،
چیئرمین کونسل آف گائیڈنس
یونائیٹڈ ویلفیئر سوسائٹی، یوچنگ

تعزیتی اجلاس:

آج مورخہ ۱۶ دسمبر ۲۰۰۲ء کو شاہ ہمدان اسٹوڈنٹس فیڈریشن سرمیک کا ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں علاقہ سرمیک سے تعلق رکھنے والے ہونہار نوجوان اور تنظیم نوجوانان صوفیہ نوربخشیہ سرمیک کا سرگرم کارکن احمد علی کو پراوالا کے اچانک سانحہ ارتحال پر انتہائی دکھ کا اظہار کیا گیا۔ جی آر ثاقب نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اہل سرمیک ایک پرعزم اور نڈر نوجوان سے محروم ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ مرحوم احمد علی نے مسلک حقہ صوفیہ نوربخشیہ کی ترقی و استحکام کی خاطر ہونے والی ہر تحریک میں ہراول دستے کا کردار ادا کیا۔ یاد رہے کہ مرحوم احمد علی کا رمضان المبارک کے دوسرے ہفتے میں موٹر ایکسیڈنٹ ہوا تھا اور اسی مہینے کی تئیس تاریخ کو زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے خالق حقیقی سے جا ملے۔ شرکائے اجلاس نے مرحوم کی مغفرت

کے لئے فاتحہ خوانی کی اور لواحقین کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔

سیکریٹری نشرواشاعت۔
شاہ ہمدان اسٹوڈنٹس فیڈریشن،
سرمیک، سکردو، بلتستان۔

انجمن سینو کا اجلاس:

29 اکتوبر کو انجمن فلاح وبہبود نوربخشی سینو یونٹ کراچی کا ایک اجلاس ہوا جس میں نئی کابینہ کا چناؤ ہوا۔ کابینہ کے اراکین حسب ذیل ہیں۔

صدر	غلام مہدی
نائب صدر	اشرف حسین
جنرل سیکریٹری	سید مظفر علی حیدری
ڈپٹی جنرل سیکریٹری	غلام محمد عابدی
سیکریٹری نشرواشاعت	محمد یوسف حجازی
ڈپٹی فنانس سیکریٹری	موسیٰ علی نوری
رابطہ سیکریٹری	محمد حسین عزیز

کونسل آف گائیڈنس غلام مہدی بقرپا محمد ابراہیم خلیل

رپورٹ: محمد یوسف حجازی
سیکریٹری نشرواشاغت۔

یوچنگ ہاؤس میں مشاعرہ:

یوچنگ ہاؤس کراچی میں عیدالفطر کے دن بزم تصوف کمیٹی کی طرف سے ایک مشاعرہ منعقد ہوا۔ جس میں کثیر تعداد میں قرب وجوار کے جوانوں نے شرکت کی۔ عوامی شاعر عبدالحمید جوہر یوچنگوی نے اپنے طوفانی اشعار سنا کر مشاعرہ کا لطف دوبالا کر دیا۔

رپورٹ: خادم حسین نوری، نچلوی۔

نوائے صوفیہ کے لئے معاونت:

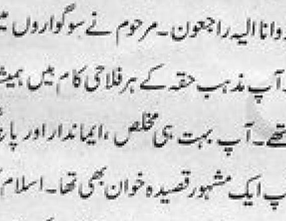
سکردو بلتستان سے ایک مخلص ہستی نے ادارہ کی اپیل پر نوائے صوفیہ شمارہ نمبر ۴۲ کی اشاعت میں اعانت کے لئے مبلغ تین ہزار روپے بھیجے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ پاک انہیں اور دیگر تحریری، تقریری، مالی معاونین کو بہتر سے بہتر جزا عطا فرمائے، آمین۔

معاونین کے شکرگزار:
ادارہ نوائے صوفیہ، اسلام آباد۔

فضل علی بلغاری کا انتقال پُر ملال:

علاقہ بلغار (گونمہ یار) کے ممتاز مذہبی شخصیت فضل علی بلغاری جو کافی عرصہ سے عارضہ قلب میں مبتلا تھے گذشتہ دنوں ۱۶ شوال المکرم بمطابق 21 دسمبر بروز ہفتہ، اسلام آباد کمپلیکس ہسپتال میں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے سوگواروں میں تین بیٹے چھوڑے ہیں۔ آپ مذہب حقہ کے ہر فلاحی کام میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ آپ بہت ہی مخلص، ایماندار اور پانچ وقتہ کے نمازی تھے۔ آپ ایک مشہور قصیدہ خوان بھی تھا۔ اسلام آباد میں مقیم سینکڑوں افراد نے ان کی نماز جنازہ میں شرکت کی۔ آپ کی تدفین اسلام آباد قبرستان میں ہوئی۔ ہماری دعا کہ اللہ پاک لواحقین کو صبر جمیل اور مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

ادارہ نوائے صوفیہ، اسلام آباد۔



نامۂ سالک

قارئین کے خطوط

مولانا محمد انور تھلوی

موضع کورو ضلع گانچھے میں احیائے تصوف اور نئی نسل کو دینی و دنیاوی علوم اور واقعات سے روشناس کرانے کے لئے اپوچو فقیر میموریل لائبریری کے نام سے ایک لائبریری کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ جس سے کثیر تعداد میں لوگ مطالعے سے مستفید ہو رہے ہیں۔ لائبریری کے نام کئی ماہنامے اور سہ ماہی رسائل وجرائد کی اعزازی کاپی باقاعدگی سے آرہے ہیں، ان میں نوائے صوفیہ انٹرنیشنل سرفہرست ہے۔ اس دینی خدمت پر اراکینِ لائبریری نوائے صوفیہ کا تہہ دل سے شکرگزار ہیں۔ آخر میں جملہ اراکینِ لائبریری کی جانب سے نوائے صوفیہ انٹرنیشنل کے تمام کہنہ مشق اسٹاف کی خدمت اقدس میں ہدیہ ''عید مبارک'' قبول ہو۔

لائبریرین

اپوچو فقیر میموریل لائبریری

خرقپی گون، کورو گانچھے۔

ہم آپ لوگوں کے خلوص اور جذبۂ دینی کو سلام پیش کرتے ہیں۔ ہم ان علماء کرام کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں جو اپنے علم سے خود فائدہ اٹھاتے ہیں اور ساتھ ہی دوسروں کو بھی فائدہ پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ شمارہ نمبر ۷۳ میں مولانا محمد انور تھلوی کا مضمون بہت پسند آیا۔ مولانا صاحب سے میری استدعا ہے کہ وہ باقی آئمہ طاہرین کے موضوع پر بھی مضامین کا سلسلہ جاری رکھیں۔

آخوند محمد حسین کوروی،

خریداری نمبر 948،

امید ہے کہ آپ لوگ تعمیر ملت میں کوشاں ہونگے۔ سیکریٹری نشرو اشاعت کی عدم دستیابی پر دو تعزیتی رپورٹ مجھے ہی ارسال کرنا پڑی، اسے شامل اشاعت فرمائیں۔

اکبر جاوید ابدالی، شگر۔

مجاہد حسین کاوش کی نگارش ''عصر حاضر میں ذکر کی جامع تحریک'' معیار اور اُمنگوں سے ہم آہنگ تھی، اسے سلسلہ وار تحریر کیا جائے تو بڑی نوازش ہوگی۔ رسالہ کی وساطت سے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ تکمیل حفظِ قرآن کی سعادت حاصل کرنے والی حافظۂ قرآن نادیہ رحمٰن کا تعلق مسلک صوفیہ نوربخشیہ اور سکسا چھوربٹ سے ہے۔ ہم محترمہ ،ان کے والدین کی خدمت میں اور محترم جناب ڈاکٹر محمد عارف صاحب کو Ph.D کی اعزازی ڈگری حاصل کرنے پر NYF گلاب پور یونٹ کی طرف سے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ہدیہ تہنیت پیش کرتے ہیں اور دعا ہے کہ انہیں اس ملک حقہ کی ہمیشہ خدمت کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ہادی علی تمنا،

جنرل سیکریٹری،

NYF گلاب پور شگر۔

شمارہ نمبر ۷۱ اور ۷۲ پڑھنے کو ملا، ازحد خوشی حاصل ہوئی۔ رسالہ نوائے صوفیہ بالعموم عالم اسلام اور بالخصوص دنیائے نوربخشیت کا واحد اشاعتی ذریعہ ہے۔ ہزاروں طالب علم وعرفان اس سرچشمہ سے مستفید ہو رہے ہیں۔ اس رسالہ کی تمام مضامین قابل تعریف ہیں۔ مگر ایک

شاسا شخصیت مولانا شکور علی انور صاحب کے مضامین کی کمی محسوس کر رہا ہوں۔ کچھ عرصہ سے ان کے مضامین کا سلسلہ منقطع ہے، کیا وجہ ہے۔ امید ہے کہ آئندہ شمارہ میں یہ کمی پورا کریں گے۔ شمارہ ۷۱،۲،۷۲ کے رقم بھیج دیے ہیں، ملنے پر اطلاع دیں۔

آخوند محمد علی کوروی،

NLI، سینٹر بونجی، گلگت۔

امید ہے کہ جملہ اراکین بخیر وعافیت ہونگے، سید حسن شاہ سرمیکی کا ایک نگارش ارسال خدمت ہے، ان کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ درج ذیل حضرات سے سالانہ چندہ مبلغ -/1440 وصول کر کے ارسال کی ہے۔ ۱: مولانا محسن علی، آغا خان ایجوکیشن سروس، خپلو۔ ۲: مولانا شیر علی، میر واعظ ڈوغنی۔ ۳: عبدالستار ریڈیو گرافر یونیو ابلغار، ۴: حاجی غلام محمد۔ ۵: ڈاکٹر محمد اسحاق، گونمہ غورسے۔ ۶: غلام حسین یوڈی سی۔ ۷: ماسٹر طاہر علی۔

غلام حسن حسنو،

خپلو برق چھن۔

﴿محترم المقام جناب حسنو صاحب۔
رقعۂ ثانی میں آپ نے جس نگارش کے بارے میں استفسار کیا ہے وہ ہنوز ہمیں نہیں ملی، لہٰذا آپ سے گذارش ہے کہ اسے دوبارہ ارسال فرمائیں۔ پرخلوص تعاون پر ہم آپ کے مشکور وممنون ہیں۔ ان خدمات کا ربّ العزت ہی بہتر صلہ عطا فرما سکتا ہے۔ از: ادارہ۔﴾

یہ رسالہ صحیح معنوں میں دین اسلام اور قرآن پاک کی تعلیمات کو دنیا میں پھیلانے کی سعی کر رہے ہیں، لیکن اس عظیم رسالے کے شمارے بروقت شائع نہیں ہوتے ہیں۔ ہماری گذارش ہے کہ اس رسالے کو بروقت ماہانہ شائع کرنے کے لئے لائحہ عمل طے کریں۔ علماء اچھے اچھے مضامین لکھیں اور ہر نوربخشی اسے خرید کر پڑھیں۔ اللہ کے فضل سے ملت نوربخشیہ میں لکھاریوں کی کمی نہیں ہے اور نہ ہی مخلص خریداروں کی کمی ہے۔ کمی ہے تو صرف اور صرف مخلص قیادت اور مربوط نظام کی کمی ہے۔ مندرجہ ذیل افراد کی طرف سے سالانہ چندہ کا رقم منی آرڈر کر دی ہیں۔ ۱: محمد امین شگری، نیا خریدار۔ ۲: محمد باقر کریس، نیا خریدار۔ ۳: علی، سابقہ خریدار، خریداری نمبر 815 ہے۔

محمد امین شگری،

الچوڑی، شگر۔

ہم اب پُر امید ہیں کہ نوائے صوفیہ سونے کی مانند ہاتھوں ہاتھ خریدے جاتے ہیں۔ لوگ اسے انتہائی قدر اور پیار کی نگاہوں سے پڑھتے ہیں اور ہر مہینے شدت سے اس محبوب رسالہ کا منتظر رہتے ہیں۔ سالانہ چندہ ارسال کیا ہے، مجھے ایک عدد فقہ الاحوط درکار ہے۔

آخوند نثار علی عابدی،

سیالکوٹ کینٹ۔

ہزاروں افراد اس رسالہ کو خلوص سے پڑھتے ہیں اور اس صلہ میں دین ودنیا سے آگہی پاتے ہیں۔ آج کل ایسے افراد بھی ظاہر ہو رہے ہیں جن کے ذکر سے دل میں نفرت اٹھتی ہے۔ قرآن کے منکر کو حکومت کی طرف سے قانونی کاروائی کرنا چاہئے۔ واقعتاً یہ آدمی اسلام کا دشمن ہے۔ ایک سوال بھی ارسال خدمت ہے۔

عابدین انجم، بلغار ژھوق۔

نوائے صوفیہ کا دلدادہ ہوں۔ مستقل خریدار بننے کا خواہشمند ہوں۔ اب مجھے بھی ماہوار ایک کاپی ارسال فرمایا کریں۔ نیز ایک عدد دعوات صوفیہ بھی ارسال کریں۔ فقہ الاحوط کا ہدیہ کیا ہوگا؟

ذاکر حسین وزیر پوری شیگری،

عسکری کالونی سیالکوٹ کینٹ،

گذشتہ شمارے میں اخبارات کے تراشے پڑھنے کو ملا پڑھ کر بہت خوشی

حاصل ہوئی۔ نوربخشی تعلیمات کو دنیا میں اجاگر کرنے کا واحد ذریعہ نوائے صوفیہ ہی ہے۔ اسی کے بدولت اس وقت بھارت میں موجود اہل صوفیہ نوربخشیہ برادری ہمارے قریب ہو گئے ہے۔ چند شرپسند عناصر نے اس رسالہ کو بدنام کرنے کے لئے بہت سارے حربے استعمال کئے ہیں، لیکن اللہ کے فرمان کے مطابق حق غالب آ گیا اور باطل مغلوب ہوگیا۔ میری طرف سے انڈیا کے نوربخشی بھائیوں کو سلام عقیدت پیش کریں۔

بشارت حسن حسرت،

چھوغو گرونگ، ڈوغنی۔

ہم اہلیان یوچنگ کی طرف سے قبلہ علامہ صاحب، ان کے اداراتی ٹیم اور انڈیا کے نوربخشی بھائیوں کے خدمت میں دلی عید مبارک قبول ہوں۔ دیگر نوائے صوفیہ کی ساکھ میں روز بروز بہتری محسوس کی جارہی ہے۔

محمد بشیر آفتاب،

یوچنگ، بلتستان۔

نوائے صوفیہ کا مستقل قاری ہوں۔ کیا وجہ ہے پچھلے دو سال سے رسالہ کی اشاعت وترسیل میں تعطل دخل انداز ہے۔ چندہ کی ادائیگی کے باوجود 2000ء میں صرف چار شمارہ مل سکا جبکہ 2001ء میں صرف جون اور اکتوبر کا شمارہ میسر آیا۔ عدم فرصت کی بنا پر حالیہ سال کا چندہ بھیجا نہیں جا سکا تھا اس پر معذرت خواہ ہوں۔ 2002ء کے چندہ کے ساتھ 2003ء کا چندہ پیشگی ارسال خدمت ہے۔ چونکہ میرے نام سابقہ کاپیاں رہزنوں کے ہتھے چڑھتے رہے ہیں۔ اس لئے اب میں نے اپنا ایڈریس تبدیل کر دیا ہے۔ آئندہ ترسیل نئے ایڈریس پر کر کے ممنون فرمائیں۔

ماسٹر طاہر علی بلغاری،

خریداری نمبر ۸۸۷۔

ماہنامہ نوائے صوفیہ جدید دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہے۔ یہ ہر دلعزیز رسالہ صرف عالم نوربخشیت ہی نہیں بلکہ عالم اسلام کی مجموعی طور پر خدمت میں کوشاں ہیں۔ اراکین نوائے صوفیہ کی بے مثال اور بے لوث مساعی جمیلہ سے اس رسالے کو بین الاقوامی حیثیت حاصل ہوئی ہے اسی لئے اس رسالے کو ہر فرقے کے لوگ بڑے ذوق سے پڑھتے ہیں۔ یقیناً یہ اس رسالے کی کامیابی کی علامت ہے۔ اس پر نوائے صوفیہ کے جملہ اراکین صد تحسین کے مستحق ہیں۔ مگر افسوس! کہ ہمارے علمائے کرام مسجدوں میں شعلہ بیان تقریریں تو کرتے ہیں لیکن نوائے صوفیہ جیسے اہم انٹرنیشنل رسالہ جو کہ بیک وقت پوری دنیا میں ہر ایک کی نظر سے گزرتے ہیں، میں کچھ لکھنے سے کتراتے ہیں، جبکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان گرامی ہے کہ "عالم کے قلم کی سیاہی شہید کے خون سے بہتر ہے"۔ ہمارے علمائے کرام عوام کو بیوقوف بنا کر دلوں میں مناقشات ڈال تو دیتے ہیں مگر نئی نسل کی اصلاح کیلئے کچھ کر نہیں رہے ہیں۔ موجودہ مادی دور میں صرف اخبارات اور رسالے ہی ذرائع تبلیغ کا اہم حصہ بن گئے ہیں کیونکہ انہی چیزوں میں تعلیم اسلام تفصیل سے لکھے ہوئے پڑھنے کو ملتے ہیں۔ قلمی تعاون کی اپیل کے پیش نظر تمام برادران ملت سے میری مخلصانہ گذارش ہے کہ وہ اپنے مفید مضامین وغیرہ کو نوائے صوفیہ میں اشاعت کے لئے بھیجیں تاکہ آپ کے زرین خیالات سے ہر کوئی مستفید ہو سکے۔ میں نے سالانہ ہدیہ ارسال کیا تھا جس کی رسید بھی موصول ہوئی ہے مگر رسالہ نہیں مل رہا، اس شکایت کا ازالہ کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔

آخوند ممتاز علی،

میر واعظ جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ،

موضع دم سم، ضلع گانچھے۔

٭ قارئین کرام! جب سے ہم نے اسلام دشمنوں کے خلاف مدافعت کی راہ اپنائی ہے تب سے شیخ سکندر کے حواریوں کی طرف سے مسلسل ایسے غلیظ عبارات سے لبریز خطوط موصول ہو رہے ہیں جن سے ملی و دینی رہزنوں کی ناپاک ارادوں کی ذہنی عکاسی ہوتی ہے۔ ہم نے ان گمنام خطوط کا تذکرہ اس غرض سے ضروری سمجھا کہ سازشی عناصر کی ہٹ دھرمی اور بوکھلاہٹ کو فاش کیا جائے۔٭

٭٭: کھسیانی بلی کھمبا نوچے:

ہمارے نام رنگین ہمدردانِ ملت کی طرف سے رنگین خطوط کی آمد کا سلسلہ جاری ہے۔ سابقہ بہت سے خطوط میں ہم کو مختلف تمغہ جات سے نوازا جاتا رہا ہے۔ اکتوبر کے شمارے میں کراچی سے دو پیرانِ طریقت کے خطوط کی آمد اور اس پر مختصر تذکرہ شائع ہوا تھا۔ میں نے دونوں پیرانِ طریقت سے مؤدبانہ گذارش کی تھی کہ وہ مہربانی کر کے اپنے پورے کوائف لکھ بھیجیں تا کہ اس سلسلہ میں نہایت مناسب ردِ عمل وغیرہ منظر عام پر لایا جائے۔ مگر تا حال ان کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ کوئی ہم کو تمغۂ جرأت سے نوازتا ہے، کوئی تمغۂ شجاعت عطا کرتا ہے۔ کوئی تمغۂ بسالت پیش کرتا ہے، یہاں تک کہ کوئی اس ملک کا سب سے بڑا عسکری اعزاز ''نشان حیدر'' سے نوازنے کی فراخدلانہ پیش کش بھی کرتا ہے۔ اس دفعہ میرے نام دو مفتیانِ عظام کی طرف سے فتویٰ کے تیروں کے گچھوں پر مشتمل دو خطوط آئے ہیں۔ ایک مفتی اعظم نے اپنا نام ذاکر حسین منگھو پیر کراچی لکھا ہے اور اپنا پورا پتہ نہیں لکھا ہے۔ دوسرے مفتی اعظم نے اپنا نام محمد کاظم حال لاہور لکھا ہے اور اپنا پورا پتہ نہیں لکھا ہے۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ دونوں مفتیانِ عظام کسی رنگین دارالافتاء کے باری باری سے ناظم اعلیٰ رہے ہوں۔ فتویٰ سازی میں ان کی مہارت قابلِ دید ہے۔ میں ان دونوں مفتیانِ عظام سے آرزو مندانہ استدعا کرتا ہوں کہ وہ اپنے اپنے بے مثال فتوے کی تشہیر کے لئے پہلے اس ملک کے تمام بڑے بڑے اخبارات اور رسائل وغیرہ کو فتوے کی کاپیاں ارسال کریں۔ اس کے بعد دونوں مفتیانِ عظام اپنی اپنی شہرت کو مزید چار چاند لگوانے کے لئے عالمی اخبارات کو بھی رنگین فتوے کی کاپیاں روانہ کریں۔ اس کے نتیجے میں ممکن ہے کہ ایک مفتی اعظم کو جنرل اسمبلی کی تاحیات صدارت والا پرکشش عہدہ مل جائے گا اور دوسرے مفتی اعظم کو عالمی عدالت انصاف کا تاحیات چیف جسٹس کا پرکشش منصب مل جائے گا۔ دراصل حق کی کڑواہٹ بعض عناصر کو برداشت نہیں ہوتی ہے، کیونکہ وہ باطل کی شیرینی کے شیدائی ہوا کرتے ہیں۔ خواہشات نفس کے اہداف نہایت پرکشش اور مٹھاس کے حامل ہوتے ہیں۔ جب یہ تباہ کن اہداف کو جو کوئی رسائی پالیتا ہے تو گویا وہ جہنم میں کودنے کی تیاری کرنے والا ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خواہشات نفس کے اہداف جہنم کی چاردیواری ہے۔ حدیث نبویؐ ہے۔ ''حُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ'' یعنی جہنم نفس کی چاہتوں سے گھرا ہوا ہے۔ اس کے مقابلے میں جنت نفس کی ناپسندہ چیزوں سے گھری ہوئی ہے۔

''حُفَّتِ الجَنَّةُ بِالمَكَارِهِ'' (حدیث) یعنی جنت نفس کو ناگوار گزرنے والی چیزوں سے گھری ہوئی ہے۔ دونوں مفتیانِ عظام کے بارے میں اغلب بات یہ ہے کہ وہ ''حُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ'' سے گہرا لگاؤ رکھنے والے ہیں۔ ان سے ایک آخری التماس یہ بھی ہے کہ دونوں کسی فرصت کے موقع پر مجھ سے ملاقات کی زحمت گوارا فرمائیں تاکہ فتویٰ سازی کے بارے میں مفید تبادلۂ خیالات ہو سکے۔

بقلم خود: محمد بشیر فاضل عربی

مدیر اعلیٰ ماہنامہ نوائے صوفیہ

اہلیان متاثرین ترکری بالخصوص ہم نوجوانانِ این ایف یو کی طرف سے آپ اور اہل صوفیہ کو بہت بہت عید مبارک۔

غلام محمد مصطفیٰ سرموی

ایک نعت لکھنے میں کوشش کی ہے جسے نوائے صوفیہ میں جگہ دے کر حوصلہ افزائی فرمائیں۔

محمود علی بلتستانی

ملٹری کالج جہلم۔

رسالہ کو انتہائی خلوص سے پڑھتا ہوں اور اس کے ہر مضمون سبق آموز ہیں۔ محمد یعقوب براہوی صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے کذاب سکندر کے خلاف مواد کو انٹرنیٹ پر لوڈ کر کے فتنہ سکندری سے متعلق انفارمیشن پوری دنیا کے لئے آسان بنادی۔

شیر علی دلشاد، بلغار ژھوق۔

NYF لاہور یونٹ کی ایک میٹنگ مورخہ ۸ نومبر کو نائب صدر خادم حسین آخونزادہ کی صدارت میں منعقد ہوئی، جس میں NYF لاہور یونٹ کے صدر جناب احمد علی عارف کے والد کی ناگہانی رحلت پر افسوس کا اظہار کیا گیا اور مرحوم کے ایصال ثواب کیلئے فاتحہ خوانی کی گئی۔ علاوہ ازیں مولانا خادم حسین پندوی کی وفات پر بھی دکھ اور افسوس کا اظہار کیا گیا اور فاتحہ خوانی کی گئی۔ الہا العالمین مرحومین کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

علی حسن شگری،
سیکریٹری نشر واشاعت،
NYF، لاہور یونٹ پنجاب۔

ماہ نومبر کا شمارہ پڑھا اور دل کو سکون حاصل ہوا کیونکہ اس دور میں نوائے صوفیہ مسلسل اپنی کردار ادا کر رہا ہے۔ آخر میں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نوائے صوفیہ کو اور زیادہ ترقی عطا فرمائے۔ آمین

پرویز حسین ولد محمد حسین،
کلاس دہم، ایف جی انوری شہید
دم سم، مشہ بروم۔

ایک مضمون بغرض اشاعت ارسال خدمت ہے شامل طبع فرمائیں۔

نثار حسین بلغاری، متعلم
جامعہ نعیمیہ اسلامک یونیورسٹی لاہور۔

علاقہ تھلے کے ایک ہونہار نوجوان انور علی جن کا پچھلے دنوں ایکسیڈنٹ ہوا تھا میرا جگری دوست تھا۔ مرحوم نے ۱۹۹۸ء میں ڈگری کالج سکردو سے بی اے کیا تھا، مرحوم صرف نوربخشی ہی نہیں بلکہ ایک سچا مذہبی خادم بھی تھا۔ زمانہ طالب علمی میں ہی انہیں مذہبی کاموں سے خصوصی لگاؤ ہو گیا تھا۔ ان کے بھائی کلرک حبیب حقانی کو تعزیتی خط لکھنا تھا مگر ان کا ایڈریس دستیاب نہیں ہو سکا۔ اس لئے مشکلوں کا حل، دکھوں کا سہارا نوائے صوفیہ کے وساطت سے لواحقین سے صبر وتحمل کی استدعا ہے کہ ہم تمام احباب بھی آپ کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

ایڈووکیٹ ریحان علی

اراکین ادارت کی جتنی بھی تعریف کریں کم ہے۔ میری طرف سے NLI رجمنٹ کے تمام فوجی جوانوں کو سلام اور کراچی میں مقیم دم سم کے جوانوں کو بھی سلام عرض۔ اللہ پاک اس رسالہ کو روز افزوں ترقی عطا فرمائے۔

ارشاد حسین نوری دم سم

طریقت کا مرشد

امام العالم غوث الاعظم کی نظر کی میں

مقربین الٰہی یعنی وہ مرشد طریقت جن کی اصناف یہ ہیں کہ علوم شریعت کے آداب سے مزین ہوتے ہیں، نفس امارہ کو تقویٰ اور پرہیزگاری کے لگام سے سجائے ہوئے ہوتے ہیں، تکبر اور ریا کی چشم کو بند کئے ہوئے ہوتے ہیں، ان کا ظاہر شریعت کی شاہراہ سے مؤدب ہوتا ہے اور ان کا باطن طریقت کی بھٹی سے تپ کر تہذیب سیکھا ہوا ہوتا ہے اور ان کے رموز عالم حقیقت میں توحید کے رازوں کی خوشبو سے معطر اور خوش کئے ہوئے ہیں۔

(ماخوذ: نفس شناسی)

توہین رسالت پر مبنی ایک اور لعنتی کی کتاب

لاہور میں سر عام فروخت

''سیرۃ معصومین'' نامی کتاب لاہور پہنچ گئی کذاب شیخ سکندر نے اسلام کو نامکمل دین قرار دیدیا

[illegible]

[illegible] 16

Daily DIN Lahore

[illegible]

THE DAILY
DOPAHR

روزنامہ لاہور

دوپہر

چیف ایڈیٹر خوشنود علی خان

[illegible]

16

[illegible]

بقیہ توہین رسالت 51

[illegible]

توہین رسالت پر مبنی کتاب امریکی پادری نے مسلمانوں سے معافی مانگ لی

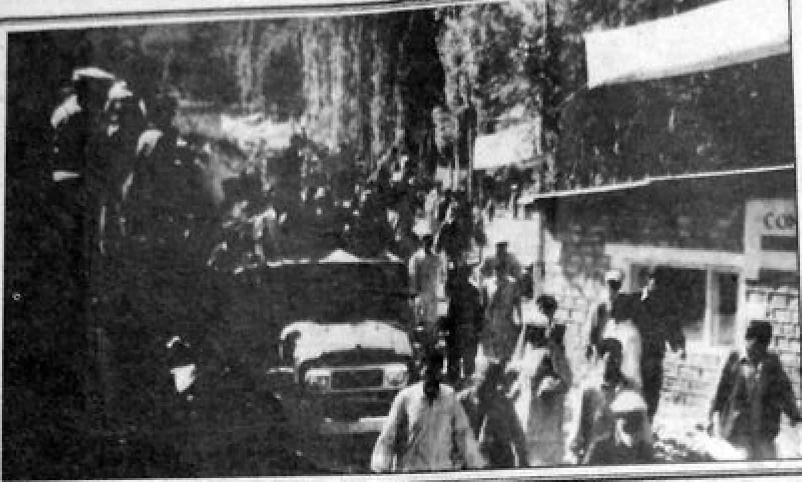
[illegible]

''اسلام نامکمل دین ہے'' توہین رسالت پر مبنی کتاب لاہور پہنچ گئی

[illegible]

گستاخ قرآن، تسلیمہ نسرین کو ایک سال قید

[illegible]





خپلو میں منعقدہ عظیم الشان احتجاجی جلوس کی تصویری جھلکیاں

16 اگست 2002ء کو گانچھے کے صدر مقام خپلو میں انجمن صوفیہ نوربخشیہ کے زیر اہتمام شیخ سکندر کے توہین آمیز ریمارکس کے مذمت میں ایک احتجاجی جلوس نکالا گیا۔ گانچھے کی تاریخ میں اتنا بڑا جلوس آج تک دیکھا نہیں گیا تھا۔ ضلع گانچھے کے تمام علاقوں سے دانشوروں سرکردگان، خطباء، آئمہ مساجد اور عوام کی کثیر تعداد نے اس ریلی میں شرکت کی۔ شرکاء ''کتاب سیرۃ معصومین'' میں مندرج مقاصد باطلہ اور شمالی انتظامیہ کے جانبداری پر غم وغصہ کا اظہار کر رہے تھے۔ مظاہرین شیخ سکندر کو توہین قرآن، توہین رسالت وشریعت آرڈیننس کے تحت گرفتار کر کے عبرتناک سزا دینے کا مطالبہ کر رہے تھے۔ مظاہرین کے احتجاجی نعروں سے علاقے کی فضا گونج رہی تھی اوران کی جذبہ دینی دیدنی تھا جو کہ ان تصاویر سے ظاہر ہیں۔

گوشوارہ چندہ دہندہ گان

برائے

• مدرسہ شاہ ہمدان سکردو •

مقیم اسلام آباد

نمبر شمار	اسمائے گرامی۔	1997ء	1998ء	1999ء	2000ء	2001ء	2002ء	ٹوٹل	کیفیت
1.	صوفی محمد انور تھلوی	600/-	600/-	600/-	600/-	300/-	---	2700/-	
2	غلام علی سرینگی	600/-	---	550/-	---	300/-	---	1450/-	
3	صوفی محمد یحییٰ چھیلو چھگی۔	240/-	240/-	240/-	240/-	---	---	960/-	
4	رجب علی چھیلو	120/-	40/-	---	---	---	---	160/-	
5	عبدالکریم چھوربٹ TNT	250/-	---	---	---	---	---	250/-	
6	غلام محمد تراکپ لونکھا	10/-	---	120/-	120/-	120/-	---	370/-	
7	غلام حسین معروف سلترووی۔	300/-	800/-	600/-	---	---	---	1700/-	
8	شکور علی ڈرائیور چھیلوی	120/-	120/-	120/-	120/-	120/-	---	600/-	
9	ڈاکٹر محمد علی شاہد	240/-	240/-	240/-	240/-	40/-	---	1000/-	
10	غلام حسین شگری	1200/-	1200/-	600/-	---	---	---	3000/-	
11	غلام مہدی تصوفی تھلوی	240/-	240/-	240/-	240/-	240/-	---	1200/-	
12	محمد صادق ایڈووکیٹ بلغاری	120/-	---	---	---	---	---	120/-	
13	غلام حیدر فوٹو گرافر چھیلوی	240/-	240/-	240/-	240/-	---	---	740/-	
14	میر حسن حسن آبادی	240/-	240/-	240/-	240/-	240/-	---	1200/-	
15	قربان علی حسن آبادی	10/-	---	---	---	---	---	10/-	
16	عبداللہ حسن آبادی	10/-	---	---	---	---	---	10/-	
17	موسیٰ خان حسن آبادی۔	10/-	---	---	---	---	---	10/-	
18	محمد علی صاحب کھرکوی FPSC	240/-	240/-	240/-	240/-	240/-	---	1200/-	
19	غلام حسن انجینئر کھرکوی	360/-	300/-	300/-	240/-	240/-	---	1440/-	
20	شیر علی تھس	360/-	180/-	180/-	180/-	180/-	---	1080/-	
21	لیاقت علی چھیلوی	250/-	600/-	600/-	600/-	600/-	---	2650/-	
22	اخوند محمد علی مرحوم فرانو	120/-	120/-	120/-	---	---	---	360/-	
23	غلام مہدی چھوربٹ پیوک	240/-	240/-	240/-	20/-	---	---	740/-	
24	صوفی غلام حسین بلغاری	360/-	360/-	360/-	360/-	360/-	---	1800/-	
25	غلام حسن بلغاری	120/-	120/-	---	---	---	---	240/-	
26	غلام رسول چھیلوی	---	20/-	---	---	---	---	20/-	
							ٹوٹل	25,010/-	

دُعا

موسیٰ راسخ کوروی

یارب مجھے بھی چشم بصیرت وہ عطا ہو
لب ہلنے ہونٹوں پہ میرے حرف دعا ہو
کردار کو میرے تو فقیروں کا چلن دے
منصب مرا شاہوں سے ذرا اور سوا ہو
جو تو نے دکھائی ہے اسی راہ پہ چلوں میں
جو کچھ بھی ہو بس پیش نظر تیری رضا ہو
کام آؤں میں اوروں کے یہی میرا عمل ہو
آنسو میرے دامن میں غریبوں کے گرا ہو
میں ڈھونڈنے نکلوں گا تجھے اپنے جہاں میں
پرواز کے قابل مری گر فکر رسا ہو
راسخ مجھے دنیا کے زر و مال سے کیا کام
بس میری متاع دل وجاں غم کی ادا ہو

نعت

شان محبوب کبریا دیکھو
عرش پہ ان کا نقش کف پا دیکھو
رات معراج کی نویلی ہے
لب جبریل کی ادا دیکھو
کاش بن جاؤں خاک کوئے نبی
میری خواہش کی انتہاء دیکھو
میری پلکوں پہ یاد میں انکی
آؤ اشکوں کا سلسلہ دیکھو
در اقدس کا ہوں گدا راسخ
دہر میں میرا مرتبہ دیکھو



نعت رسول مقبولؐ

علی احمد قمر

جس راہ میں آجائے زمانہ میرے آقا ﷺ
اس راہ میں دیوار اٹھانا میرے آقا ﷺ

میرے مقابل ہوں وہی خیبر و خندق
پھر کردے مجھے اتنا توانا میرے آقا ﷺ

جاگوں تو شفاعت کی ہو تعبیر مقدر
ایسا بھی کوئی خواب سہانا میرے آقا ﷺ

خاکی ہوں تو خاک رہ طیبہ میں بکھر جاؤں
اس خاک کی توقیر بڑھانا میرے آقا ﷺ

میں خاک کف پا بھی تو ہوں آپ کے در کا
قدموں میں جھکے میرے زمانہ میرے آقا ﷺ

ایسا بھی کبھی ہوجائے کہ طیبہ کے سفر میں
مرنا بھی ہو جینے کا بہانہ میرے آقا ﷺ

موت آجائے تو گلیوں سے مدینے کی گزر کر
کرنا مجھے اس در سے روانہ میرے آقا ﷺ

جس سمت بھی دیکھوں مجھے طیبہ نظر آئے
منظر وہی آنکھوں میں بسانا میرے آقا ﷺ

جب فرد گناہوں کی میرے سامنے آئے
قدموں سے مجھے اپنے اٹھانا میرے آقا ﷺ